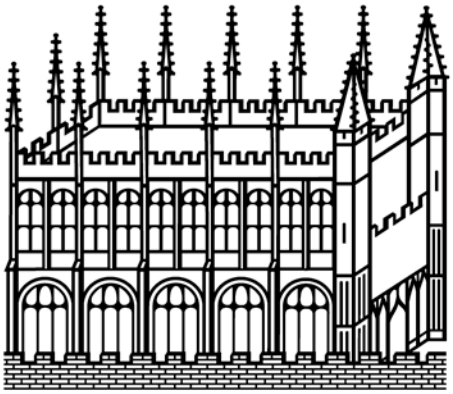


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16 E 52

لہ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ط وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ط اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنی جنھون نے کی بھلائی یعنی ایمان لائے اونکو ہی بھلائی یعنی جنت
اور بڑھتی نہ چڑھیگی اونکے مونھون پر سیاہی اور نہ رسوائی وہ ہین جنت والے وہ تو اسی مین رہا کرینگے
لہ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ج
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ
الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یعنی اور جب سنین جو اترا
رسول پر یعنی قرآن تو دیکھے اونکی آنکھین اوبلتی ہین آنسوون سے اوسپر جو پہچانتے ہین بات حق کہتے ہین
رب ہمنے یقین کیا سو تو لکھ ہمکو ماننے والون کے ساتھ اور ہمکو کیا ہوا کہ یقین نہ لاوین اللہ پر
اور جو پہونچا ہم پاس حق یعنی قرآن اور ہمکو توقع ہی کہ داخل کریگا ہمکو رب ہمارا ساتھ نیک بختون کے
یعنی مومنون کے جنت مین فرمایا اللہ تعالی نے پھر اونکو بدلا دیا اونکے رب نے اس کہنے پر باغ نیچے اونکے
بہتی نہرین رہا کرین اونمین اور یہ ہی بدلا نیکی والون کا اور اس جزا المحسنین کو دوسری جگہ پیتا ویر مفصل بیان فرمایا
لہ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط يُقَاتِلُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ق وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یعنی اللہ نے خرید لین مسلمانون سے اونکی جانین اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے
لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہو چکا اللہ کے ذمے پر سچا توریت
اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر
جو تمنے کی ہی اوس سے اور یہی ہی بڑی مراد ملنی الحمد للہ اولا و آخرا و ظاہرا و باطنا وصلی اللہ
تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمۃ الطبع للہ الحمد و المنۃ کہ کتاب گلزار جنت مصنفہ مولانا قطب الدین دہلوی علیہ
رحمۃ اللہ القوی در مطبع جناب منشی نولکشور واقع لکھنؤ بماہ جمادی الاولی ۱۳۰۱ھ مطابق ماہ مارچ ۱۸۸۴ء علیز طبع پوشید

INSTITUTE

کہتے ہین سلامتی تمپر یہ ثواب بدلے اسکے کہ تم ثابت رہے یعنی بسبب صبر کرنے تمھارے کے دنیا مین سو خوب بدلا اچھا گھر
ك اور اور جگہہ بھی فرمایا ہی وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ یعنی اور داخل کیے گیے جو لوگ کہ ایمان
لائے تھے اور کام کیے تھے نیک باغون مین بہتی نیچے اونکے ندیان رہا کرین گے وہ مین اپنے رب کے حکم سے اونکی ملاقات
ہی وہان سلام ف دنیا مین سلام دعا ہی سلامتی مانگنے پر وہان سلام مبارکبادی سلامتی پر
ك اور ایسے ہی فرمایا پرہیزگارون کو اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا
بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ
لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝ یعنی جو پرہیزگار ہین باغون مین ہین اور
ندیون مین اور کہا جاویگا اونکو جاؤ اوسمین سلامتی سے خاطر جمع کرکر ف سلامتی سے یعنی کسیطرح
کی بے آرامی نہین یا سلام ملیک سے کہ فرشتے اوسے کہینگے اور نکال ڈالی ہمنے جو اونکے جیون مین
تھی خفگی بھائی ہو گئے تختون پر بیٹھے سامنے ف یعنی دنیا مین کچھ آپس مین خفگی تھی جی صاف
ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ کبھی دو آدمیون مین خفگی رہی ہی اور دونون بہشتی ہین جیسے حضرت
کے اصحاب ۝ نہ پہونچیگی اونکو وہان کچھ تکلیف اور نہ اونکو وہان سے کوئی نکالے ۝
ك اور ایسے ہی فرشتون کا قول متقیون کو اور جنت والون کو یہ بھی ہوگا جو کہ اس آیت مین
مذکور کیا وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ
الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ
الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
یعنی اور کہا گیا پرہیزگارون کو یعنی مومنون کو کیا اوتارا تمھارے رب نے بولے نیک بات جنھون نے
بھلائی کی یعنی ایمان لائے اس دنیا مین اونکو بھلائی ہی یعنی حیات طیبہ ہی اور بھلا گھر یعنی جنت بہتر ہی
اور کیا خوب گھر ہی پرہیزگارون کا وہ باغ ہین رہنے کے جنمین وہ جاوینگے بہتی نیچے اونکے نہرین
اونکو وہان ہی جو چاہین ایسا بدلا دیگا اللہ پرہیزگارون کو جنکی جان لیتے ہین فرشتے اور وہ پاک ہین
یعنی کفر سے اونکو کہتے ہین یعنی وقت موت کے سلامتی ہی تمپر جاؤ بہشت مین بدلا اوسکا جو تم کرتے تھے ۝

ف سلامتی پر دعا کرنے کے
ف یعنی بسبب صبر کرنے کے
ف یعنی دنیا مین
ف یعنی کسیطرح کی بے آرامی
ف یعنی دنیا مین
ف یعنی اور کہا جاویگا

اللہ کی راہ سے اور ڈھونڈھتے ہین اسمین کجی اور وہ آخرت سے منکر ہین ف حق تعالی نے قرآن
شریف مین بے انصاف فرمایا اکثر گناہون پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہین مگر ایسون پر ۱۲ مو
ل اوپر کی آیتون مین تو جنتیون کا قول الحمد للہ الذی ہدنا آخر تک مذکور ہوا اور اور جگہ
اون لوگون کی دعاؤن فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ
بِاِیْمَانِهِمْ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ
اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ یعنی جو لوگ
یقین لائے اور کیے کام نیک اہ دیگا اونکو رب اونکا اونکے ایمان سے بہتی ہین اونکے نیچے نہرین
باغون مین آرام کے اونکی دعا اوس جگہ یہ کہ پاک ذات ہی تیری یا اللہ اور ملاقات اونکی سلام
اور تمام اونکی دعا آخر کہ سب خوبی اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا ف اول عجائب نعمتین
دیکھکر کہینگے پاک ذات یعنی سبحان اللہ پھر اوسکی لذت پاکر کہینگے الحمد للہ اور جنت مین طور ملاقات
بھی ہی السلام علیک جو دنیا مین مسلمان کرتے ہین اور جن جنتیون کو کہ فرشتے بطریق تحیہ کے کہینگے وہ
اس طرح ارشاد فرمایا ہی ل اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ
لَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۝ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ
وَذُرِّیّٰتِهِمْ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِ ۝ یعنی اس قرآن سے وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہی وہ جو پورا کرتے ہین قرار اللہ کا اور
نہین توڑتے قرار اور وہ جو کہ جوڑتے ہین اپنے رب سے جو اللہ نے فرمایا جوڑنا اور ڈرتے ہین اپنے
رب سے اور اندیشہ رکھتے ہین بڑے حساب کا اور وہ جو ثابت رہے چاہتے توجہ اپنے رب کی اور کھڑی
رکھی نماز اور خرچ کیا یعنی طاعت مین ہمارے دیے مین سے چھپے اور کھلے اور کرتے ہین برائی کے مقابل
بھلائی اونھین لوگون کو ہی بچھلا گھر باغ مین رہنے کے داخل ہونگے اونمین وہ اور وہ جو نیک ہوے یعنی
ایمان لائے اونکے باپ دادون مین اور جورووں مین اور اولاد مین اور فرشتے بھی آتے ہین اونپاس ہر دروازے

۵۱ سورۂ رعد مکی ہے اسکی ۴۳ آیتین ۶ رکوع ہین
۵۲ سورۂ رعد کے شروع مین حروف مقطعات ہین
۵۳ وکیل یعنی کارساز
۵۴ یعنی قرآن کی آیتین اور فرشتے
۵۵ یعنی ایمان لانا اور عمل کرنا وغیرہ ذلک
۵۶ یعنی طاعت اور بجالانا اور
۵۷ یعنی جسکے مقابل کرے
۵۸ یعنی عاقبت محمودہ دار آخرت مین کہ وہ باغ ہین
۵۹ یعنی جسکے مین سے
۶۰ جنت کے باغون سے اور
۶۱ یعنی جنت کے باغون مین

رَحْمَتَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور جنھون نے ہجرت کی اور
لڑے اللہ کی راہ مین وہ امیدوار ہین اللہ کی مہر کے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۵
ك اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے
اور قائم رکھی نماز اور دی زکوۃ اونکو ہی بدلا اونکا اپنے رب کے پاس اور نہ اونپر ڈر ہے اور نہ وہ غم کھاوینگے ۶
ك زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ط
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ یعنی زینت دی گئی لوگون کو محبت خواہشون کی یعنی عورتون اور بیٹون
اور ڈھیر جوڑے ہوے سونے اور چاندی اور گھوڑے پلے ہوے اور مواشی اور کھیتی کی یہ برتنا ہے
دنیا کی زندگی مین یعنی پھر فنا ہو جاوینگے اور اللہ جو ہے اوسی پاس ہے اچھا ٹھکانا یعنی جنت پس اسمین
رغبت کرنی چاہیے نہ اوسکے غیر مین تو کہہ اے محمد مین بتاؤن تمکو بہتر اس سے پرہیزگارون کو اپنے رب کے پاس
باغ ہین جنکے نیچے بہتی نہرین رہ پڑے اونھین مین اور عورتین ستھری اور رضامندی اللہ کی اور اللہ کی نگاہ مین ہے
ك اور اور جگہہ فرمایا اسیطرح کا مضمون وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط وَرِضْوَانٌ مِّنَ
اللّٰهِ اَكْبَرُ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یعنی اور مکان ستھرے رہنے کے باغون مین اور رضامندی
اللہ کی سب سے بڑی یہی ہے بڑی مراد ملنی ۵ اور ان باغونکا عرض اور باغ والون کا حال مفصل اور جگہہ ہون بیان
ك وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ
لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ
عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ز وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ز وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى
مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ یعنی اور دوڑو بخشش پر

ف فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ
غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ
شَيْئًا جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ يعنی پھر اونکی جگہ آئے خلف
ضائع کی نماز اور پیچھے پڑے مزون کے پس قریب ہی کہ پڑینگے غی مین کہ نام دوزخ کے نالے کا ہی مگر
جسنے توبہ کی اور یقین لایا اور عمل کیے اچھے سو یہ لوگ جاوینگے بہشت مین اور اونکا حق نہ رہیگا کچھ
باغون مین بسینگے جنکا وعدہ دیا ہی رحمن نے اپنے بندون کو بے دیکھے

ف وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا
وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنی خوشی سنادے اونکو جو یقین لائے
اور کام نیک کیے کہ اونکو مین باغ بہتی نیچے اونکے نہرین جس بار ملے اونکو وہان سے کوئی میوہ کھانے کو
کہین یہ تو وہی ہی جو ملا تھا ہمکو آگے اور اونکے پاس وہ آویگا ایک طرح کا اور اونکو ہین وہان عورتین
ستھری اور اونکو وہان ہمیشہ رہنا ف یعنی جنت کے ہر میوے کا مزا جدا ہوگا اگرچہ صورت ملتی
ہو صورت دیکھکر جانینگے کہ وہ ہی قسم ہی جو کھا چکے ہین اور چکھینگے تو مزا جدا پاوینگے

ف اور جو لوگ دنیا مین آخرت کی بھی بھلائیان چاہتے ہین اور دنیا کی بھی ملیگی اونکو دنیا اور آخرت
دونون جیسے فرمایا وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝
یعنی اور کوئی اونمین کہتا ہی اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین خوبی یعنی نعمت اور آخرت مین خوبی یعنی جنت اور
بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے ان لوگون کے لیے ہی کچھ حصہ اپنی کمائی سے اور اللہ جلدی حساب لینے والا ہی

ف اور اور جگہ فرمایا کہ جنھون نے یہ دعا کی رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ تو اونکو دین و دنیا مین ثواب ملے جیسا کہ فرمایا
فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
یعنی پھر دیا انکو اللہ نے ثواب دنیا کا بھی اور خوب ثواب آخرت کا اور اللہ چاہتا ہی نیکی والون کو

ف اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ

ف سورہ مریم کا رکوع ۴
ف رکوع مین ۲۰ آیت ۷۱
ف یعنی شفاعت کا اختیار نہ ہوگا کسی کو
ف یعنی نماز کے وقت
ف یعنی گناہون کے
ف یہ رکوع تھا تیسرے
ف رکوع مین ہی ۱۲
ف یعنی وہ حوریں پاک
ف اور وہان ہمیشہ یعنی
ف یعنی
ف یعنی
ف یعنی
ف یعنی
ف یعنی
ف یعنی

اور تاکید نہ کرنا فقیر کے کھلانے پر سو کوئی نہین اوسکا آج یہان دوستدار یا قرابتی کہ نفع اوٹھاوے
اوس سے اور نہ کچھ کھانا مگر زخمون کا دھوون کوئی نہ کھاوے اوسکو مگر وہی گنہگار یعنی کافرہ

بیان احوال جنت کا

ل اور دوسری جگہ جنت والون اور جنت اور بڑھتی اوسکی کو اسطرح بیان فرماتا ہی وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ
وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ
یعنی اور نزدیک لائی گئی بہشت ڈر والون کے واسطے دور نہین یہ ہی جسکا وعدہ تھا تمکو یعنی دنیا مین ہر ایک
رجوع رہنے یا درکھنے والے جو ڈرا رحمن سے بن دیکھے اور لایا دل جسمین رجوع ہی یعنی طاعت رب کی طرف اور
کہا جاویگا ڈر والون کو چلے جاؤ اسمین سلامت سے یہ ہی دن ہمیشہ رہنے کا ف اوسمین جسکو جو کچھ ملا سو ہمیشہ یہ ہیگا اس کے
پہلے ایک بات پر ٹھہرا وہ تھا اونکے لیے جو چاہین وہان ہی ہمیشہ اور ہمارے پاس ہی کچھ زیادہ بھی ف زیادہ وہ جو
نعمتین اونکے خیال مین نہین اور طلب نہین کی تمھین جیسے انعام کہ بغیر عوض کسی چیز کے اور بغیر طلب کے ملتا ہی

ل وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ یعنی اور جو نیک بخت ہین سو جنت مین ہین ہا
کرینگے اوسمین جب تک ہے آسمان وزمین مگر جو چاہے تیرا رب بخشش ہی بے انتہا ف
معنی جب تک رہے آسمان الخ کے یہ ہین کہ ہمیشہ ہمیشہ جنت ہی مین رہ پڑے اوس سے کبھی نکلنا ہی نہین
جیسے یہ معنی اور اسی مضمون کی آیت جو دوزخیون کے حق مین ہی اوسمین لکھی گئی

ل اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ
يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ
الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا یعنی جو لوگ یقین لائے اور کین نیکیان ہم نہین کھوتے نیک اوسکا
جن نے بھلا کیا کام ایسون کو باغ ہین بسنے کے بہتی اونکے نیچے نہرین پہناتے ہین اونکو وہان کچھ
کنگن سونے کے اور پہنتے ہین کپڑے سبز پتلے اور گاڑھے ریشم کے لگے بیٹھے ہین اونمین تختون پر کیا خوب
بدلا ہی اور کیا خوب آرام ف حضرت نے فرمایا سونا اور ریشمی کپڑا مرد کو منا ہی بہشت مین جو کوئی یہان پہنے یہ چیزین وہان نہ پہنیگا

عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ
عَلَيْنَا قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ
تُرْجَعُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ
وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ
الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝ اور یاد کرو جسدن جمع ہونگے
دشمن اللہ کے دوزخ پر پھر اونکی مثلین بیٹھینگی یہان تک کہ جب پہونچینگے اوسپر بتاوینگے اونکو اونکے
کان اور اونکی آنکھین اور اونکے چمڑے جو کچھ وہ کرتے تھے اور کہینگے اپنے چمڑون سے تمنے کیون
بتایا ہمکو بولے ہمکو بولایا اللہ نے جسنے بلوایا ہر چیز کو یعنی جسکا بولنا چاہا اور اوسنے بنایا تمکو پہلی بار اور اوسی
کی طرف پھیر جاتے ہو ف اور تم پردہ نکرتے تھے یعنی توقع کرتے تھے اس سے کہ تمکو بتاوینگے تمھارے
کان نہ تمھاری آنکھین نہ تمھارے چمڑے یعنی اسلیے کہ تم یقین نہین رکھتے تھے بعث کا
بلکہ تمکو یہ خیال تھا یعنی وقت چھپانے کے کہ اللہ نہین جانتا بہت چیزین جو کرتے ہو ف اور یہ
وہی تمھارا خیال ہی جو رکھتے تھے اپنے رب کے حق مین اوسی نے ہلاک کیا تمکو پھر آج رہ گئے ٹوٹے مین پھر اگر
وہ صبر کرین یعنی عذاب پر تو آگ اونکا گھر ہی اور اگر وہ منایا چاہین تو اونکو کوئی نہین منانا ف
لک وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝ وَلَمْ اَدْرِ
مَا حِسَابِيَهْ ۝ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطَانِيَهْ ۝
خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَلَيْسَ
لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ
یعنی اور جسکو ملا اوسکا نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین وہ کہیگا کسی طرح مجکو نہ ملتا میرا لکھا اور مجکو خبر نہوتی کیا
ہی حساب میرا کسی طرح وہی موت نبر جاتی کچھ کام نہ آیا مال میرا جاتی رہی مجسے حکومت میری پکڑو
اسکو پھر طوق ڈالو یعنی جمع کرو ہاتھ اوسکے طرف گردن اوسکی کے طوق مین پھر آگ کے ڈھیر مین
اسکو بٹھاؤ پھر ایک زنجیر مین جسکا ماپ ستر گز ہی اسکو پرو دو وہ تھا یقین نہ لاتا اللہ پر جو سب سے بڑا ہی

اللہ کے علم مین پس آگ مین ہین اونکو وہان چلانا ہی اور دھاڑنا رہا کرین اوسمین جب تک ہے آسمان اور
زمین مگر جو چاہے تیرا رب بیشک تیرا رب کردا الساہی جو چاہے ف اسکے دو معنی ہوسکتے ہین ایک
یہ کہ رہین آگ مین جتنی دیر رہ چکے ہین آسمان وزمین دنیا مین مگر جتنا اور چاہے تیرا رب وہ اوسکو
معلوم ہی دوسرے یہ لوگ رہینگے آگ مین جب تک ہے آسمان وزمین اوس جہان کا یعنی ہمیشہ مگر
جو چاہے رب تو موقوف کردے لیکن چاہ چکا کہ موقوف نہو اس کہنے مین فرق نکلا اللہ کے ہمیشہ رہنے
مین اور بندے کے کہ بندے کو ہمیشہ رہنے کے ساتھ یہ بات لگی ہی کہ اللہ چاہے تو فنا کردے اور
صاحب جلالین نے یہ معنی لکھے ہین کہ وہ کفار آگ مین رہینگے اوس مدت تک کہ آسمان وزمین دنیا مین
رہے مگر اوسقدر کہ چاہے رب تیرا اس مدت کی زیادتی کو کہ جس زیادتی کی انتہا نہو مراد یہ کہ ہمیشہ
ہمیشہ وہ لوگ وہان رہینگے دوزخ سے نکلنے کے نہین ۵

ك وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ
مَّقْسُوْمٌ ۝ یعنی اور دوزخ پر وعدہ ہی اون سبکا اوسکے سات دروازے ہین ہر دروازے کو
اُنمین ایک فرقہ بٹا رہا ف جیسے بہشت کے آٹھ دروازے ہین نیک عمل والون پر بانٹے
ہوے شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ وہ ہی کہ بعضے لوگ نرے فضل سے جاوینگے بغیر عمل کے
باقی عمل مین دروازے برابر ہین اور کب جاویگا ایسے لوگون کو ۵

ك ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ اُدْخُلُوْٓا
اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ یعنی یہ عذاب بدلا اوسکا جو تم
رہجتے پھرتے تھے زمین مین ناحق یعنی شرک اور انکار بعث کرتے تھے اور اوسکا بدلا جو تم اترائے
تھے پیٹھو دروازون مین دوزخ کے سدا رہنے کو اوسمین سو کیا برا ٹھکانا ہی غرور کرنے والون کا ۵

ك اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ
يَشْوِى الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ یعنی ہمنے رکھی ہی گنہگارون کے لیے
یعنی کافرون کے لیے آگ جو گھیر رہی ہین اونکو اوسکی قناتین اور اگر فریاد کرینگے تو ملیگا پانی جیسا
تیل بھون ڈالے منہ کو یعنی بسبب گرمی کے جب پاس آوے منہ کے کیا برا پینا ہی اور کیا برا آرام ۵

ك وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا شَهِدَ

اذان لا یسمعون بها اولئک کالانعام بل هم اضل اولئک هم الغفلون ۵
یعنی اور ہمنے پھیلا رکھے دوزخ کے لیے بہت سے جن اور آدمی جنکو ایسے دل ہین کہ اونسے سمجھتے نہین یعنی حق کو
اور آنکھین ہین کہ اونسے دیکھتے نہین یعنی دلیلین اللہ تعالی کی قدرت کی دیکھنا اعتبار کا اور کان ہین
اونسے سنتے نہین یعنی آیتین اور نصیحتین سننا تدبر اور ہوشیاری کا وہ لوگ جیسے ڈھور یعنی نہ سمجھتے
اور نہ دیکھتے اور نہ سنتے ہین بلکہ اونسے زیادہ بیراہ وہی لوگ ہین غافل ف یعنی خدا اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتا اور اونکے حکم سیکھنے ہر کسی پر فرض ہین نہ کرے تو دوزخ مین جاوے ۵
ل والذین کفروا الی جهنم یحشرون ۵ لیمیز الله الخبیث من الطیب ویجعل
الخبیث بعضه علی بعض فیرکمه جمیعا فیجعله فی جهنم اولئک هم الخسرون ۵
یعنی اور جو کافر ہینگے دوزخ کو ہانکے جاوینگے تا جدا کرے اللہ ناپاک کو یعنی کافر کو پاک سے یعنی مومن سے اور
رکھے ناپاک کو ایک پر ایک پھر اوسکو ڈھیر کرے سارا پھر ڈالے اوسکو دوزخ مین وہی لوگ ہین نقصان والے ۵
ل والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب
الیم یوم یحمی علیها فی نار جهنم فتکوی بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا
ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ۵ یعنی جو لوگ گاڑ رکھتے ہین سونا روپیا
اور اوسکو اللہ کی راہ مین خرچ نہین کرتے اونکو خوشی سنا دکھ کی مار کی جس دن آگ دہکا دینگے دوزخ کی
اوسپر پھر داغینگے اوس سے اونکے ماتھے اور گردنین اور پیٹھین اور کہا جاویگا اونکو یہ ہی جو تم گاڑتے
تھے اپنے واسطے اب چکھو مزہ اپنے گاڑنے کا ۵
ل والذین کسبوا السیات جزاء سیئة بمثلها وترهقهم ذلة ما لهم
من الله من عاصم کانما اغشیت وجوههم قطعا من اللیل مظلما اولئک اصحب
النار هم فیها خلدون ۵ یعنی اور جنھون نے کمائین برائیان بدلا برائی کا اوسکے برابر اور اونپر
چڑھگئی رسوائی کوئی نہین اونکو اللہ سے بچانے والا جیسے ڈھانک دیا ہے اونکے منھ پر ایک اندھیرا
ٹکڑا رات کا وہ ہین آگ والے وہ اوسمین رہا کرینگے ۵
ل فاما الذین شقوا ففی النار لهم فیها زفیر وشهیق ۵ خلدین فیها ما دامت
السموات والارض الا ما شاء ربک ان ربک فعال لما یرید ۵ سو وہ لوگ جو بدبخت ہین یعنی

پچھلون کو سو کچھ نہوئی تمکو ہمپر زیادتی اب چکھو عذاب بدلا اپنی کمائی کا بیشک جنھون نے جھٹلایا ہماری آیتین اور اونکے سامنے تکبر کیا نہ کھلینگے اونکو دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے جنت مین جب تک پیٹھے اونٹ سوئی کے ناکے مین اور ہم یونہین بدلا دیتے ہین گنہگارون کو اونکو دوزخ کے فرش ہین اور اوپر اوڑھنا اور ہم یونہین بدلا دیتے ہین بے انصافون کو ل وبینھما حجاب ج وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیمٰھم ج ونادوا اصحٰب الجنۃ ان سلٰم علیکم لم یدخلوھا وھم یطمعون ۝ واذا صرفت ابصارھم تلقاء اصحٰب النار قالوا ربنا لا تجعلنا مع القوم الظلمین ۝ ونادی اصحٰب الاعراف رجالا یعرفونھم بسیمٰھم قالوا ما اغنی عنکم جمعکم وما کنتم تستکبرون ۝ اھٰؤلاء الذین اقسمتم لا ینالھم اللہ برحمۃ ط ادخلوا الجنۃ لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون ۝ ونادی اصحٰب النار اصحٰب الجنۃ ان افیضوا علینا من الماء او مما رزقکم اللہ ط قالوا ان اللہ حرمھما علی الکٰفرین ۝ الذین اتخذوا دینھم لھوا ولعبا وغرتھم الحوٰۃ الدنیا ج فالیوم ننسٰھم کما نسوا لقاء یومھم ھذا وما کانوا بایٰتنا یجحدون ۝ یعنی اور دونون کے بیچ مین ہی ایک دیوار اور اوسکے سرے پر مرد ہین کہ پہچانتے ہین ہر ایک کو یعنی ہر جنت اور دوزخ والون کو وہ پہچانتے ہین اوسکے نشان سے اور پکارتے جنت والون کو کہ سلامتی ہی تمپر داخل نہین ہوئے جنت مین اور وہ امیدوار ہین ف اور جب پھیری اونکی نگاہ دوزخ والون کی طرف بولے ای رب ہمارے نہ کر ہمکو گنہگار لوگون کے ساتھ اور پکارے دیوار کے سرے والے ایک مردون کو کہ اونکو پہچانتے ہین نشان سے بولے کیا کام آیا تمکو جمع کرنا اور جو تم تکبر کرتے تھے اب یہ وہی ہین کہ قسم کھاتے تھے نہ پہونچاویگا اونکو اللہ کچھ مہر چلے جاؤ جنت مین نہ ڈر ہی تمپر نہ تم غم کھاؤ اور پکارے آگ والے جنت والون کو کہ بہاؤ ہمپر تھوڑا پانی یا جو کہ روزی دی تمکو اللہ نے بولے یہ دونون اللہ نے بند کر رکھے ہین منکرون سے جنھون نے ٹھہرایا ہی اپنا دین تماشا اور کھیل اور بھولدیا اونکو دنیا کی زندگی پس آج ہم اونکو بھولینگے جیسے وہ بھول گئے اپنے اسدن کا ملنا یعنی بسبب ترک کرنے عمل کے اور جیسے تھے ہماری آیتون سے جھگڑتے نہ مانتے ل اور علامتین دوزخیون کی اس آیۃ عظمہ مین بیان فرمائین ولقد ذرانا لجھنم کثیرا من الجن والانس لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم

جلودا غیرھا لیذوقوا العذاب ان اللہ کان عزیزا حکیما ۝ جو لوگ منکر ہوے ہماری
آیتون سے اونکو ہم ڈالینگے آگ مین یعنی جلینگے اوسمین جسوقت یک جاوینگی کھال اونکی بدل کر دینگے
اونکو اور کھال تاکہ چکھتے رہین عذاب بلاشبہہ اللہ ہی زبردست حکمت والا ہے
والذین کذبوا بایٰتنا واستکبروا عنھا اولٰئک اصحٰب النار ھم
فیھا خٰلدون ۝ فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایٰتہ اولٰئک
ینالھم نصیبھم من الکتٰب حتی اذا جاءتھم رسلنا یتوفونھم قالوا این
ما کنتم تدعون من دون اللہ قالوا ضلوا عنا وشھدوا علی انفسھم انھم
کانوا کٰفرین ۝ قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن والانس فی
النار کلما دخلت امۃ لعنت اختھا حتی اذا ادارکوا فیھا جمیعا قالت
اخرٰھم لاولٰھم ربنا ھٰؤلاء اضلونا فاٰتھم عذابا ضعفا من النار قال
لکل ضعف ولٰکن لا تعلمون ۝ وقالت اولٰھم لاخرٰھم فما کان لکم علینا
من فضل فذوقوا العذاب بما کنتم تکسبون ۝ ان الذین کذبوا
بایٰتنا واستکبروا عنھا لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی
یلج الجمل فی سم الخیاط وکذٰلک نجزی المجرمین ۝ لھم من جھنم مھاد
ومن فوقھم غواش وکذٰلک نجزی الظٰلمین ۝ یعنی اور جنھون نے جھوٹ
جانین آیتین ہماری اور تکبر کیا اونکی طرف سے وہ ہین دوزخ کے لوگ اوسمین رہ پڑے پھر اوس سے
ظالم کون جو جھوٹ باندھے اللہ پر یا جھٹلاوے اوسکے حکم کو وہ لوگ پاوینگے جو اونکا حصہ لکھا
کتاب مین یہان تک کہ جب پہونچے اونپاس بھیجے ہمارے جان لینے والے بولے کیا ہوے جنکو تم پکارتے
تھے سواے اللہ کے بولے ہم سے گم ہوے اور قائل ہوے اپنی جان پر یعنی مرتے وقت کہ وہ تھے
منکر فرمایا داخل ہو یعنی روز قیامت کے ساتھ اور امتون کے جو تمسے پہلے ہو چکی ہین جن اور انسان آگ
مین جہان داخل ہوئی ایک امت یعنی آگ مین لعنت کرنے لگی دوسری کو یعنی جو کہ پہلے اونکے تھی بسبب گمراہ
ہونے اونکے کے اونسے جب تک گر چکے اوسمین سارے کہا پچھلون نے پہلون کو اے رب ہمارے ہمکو انھین نے
گمراہ کیا سو تو دے اونکو دونا عذاب آگ کا فرمایا کہ دونون کو دونا ہے پر تم نہین جانتے اور کہا پہلون نے

۵۱ یعنی جب جل جاوینگی
کھال جسم دوسری کھال
پیدا ہو جاویگی تاکہ دکھ کی
شدت بابر معلوم ہو
۵۲ وہ آیتین کہ
۵۳ یعنی جہان عذاب
۵۴ یعنی جہان عذاب
۵۵ یعنی جب جہنم مین
۵۶ یعنی جہان عذاب
۵۷ یعنی جہان عذاب
۵۸ یعنی جہان عذاب
۵۹ یعنی جہان عذاب
۶۰ یعنی جہان عذاب
۶۱ یعنی جہان عذاب
۶۲ یعنی جہان عذاب
۶۳ یعنی جہان عذاب
۶۴ یعنی جہان عذاب
۶۵ یعنی جہان عذاب
۶۶ یعنی جہان عذاب
۶۷ یعنی جہان عذاب
۶۸ یعنی جہان عذاب
۶۹ یعنی جہان عذاب
۷۰ یعنی جہان عذاب
۷۱ یعنی جہان عذاب
۷۲ یعنی جہان عذاب
۷۳ یعنی جہان عذاب
۷۴ یعنی جہان عذاب
۷۵ یعنی جہان عذاب
۷۶ یعنی جہان عذاب
۷۷ یعنی جہان عذاب
۷۸ یعنی جہان عذاب
۷۹ یعنی جہان عذاب
۸۰ یعنی جہان عذاب
۸۱ یعنی جہان عذاب
۸۲ یعنی جہان عذاب
۸۳ یعنی جہان عذاب
۸۴ یعنی جہان عذاب
۸۵ یعنی جہان عذاب
۸۶ یعنی جہان عذاب
۸۷ یعنی جہان عذاب
۸۸ یعنی جہان عذاب
۸۹ یعنی جہان عذاب
۹۰ یعنی جہان عذاب
۹۱ یعنی جہان عذاب
۹۲ یعنی جہان عذاب
۹۳ یعنی جہان عذاب
۹۴ یعنی جہان عذاب
۹۵ یعنی جہان عذاب
۹۶ یعنی جہان عذاب
۹۷ یعنی جہان عذاب
۹۸ یعنی جہان عذاب
۹۹ یعنی جہان عذاب
۱۰۰ یعنی جہان عذاب

اور آخرت مین اللہ کا اختیار ہی چاہے تو بخشے باقی بعد منع کے جو کوئی لیوے وہ دوزخی ہی اور خدا کے حکم کے سامنے عقل کی دلیل لانی اسکی یہی سزا ہی جو فرمائی ۵۱

ك إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ
فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

یعنی جو لوگ خرید کرتے ہین یعنی بدلتے ہین اللہ کے قرار پر اور اپنی قسمون پر تھوڑا مول یعنی مال دنیا کا اونکو کچھ حصہ نہین آخرت مین اور نہ بات کریگا اونسے یعنی ازراہ غصے کے اللہ اور نہ نگاہ کریگا اونکی طرف یعنی نظر رحمت سے قیامت کے دن اور نہ سنوار یگا اونکو اور اونکو دکھ کی مار ہی ف یہود مین یہ صفت تھی کہ اونسے اللہ نے قرار لیا تھا اور قسمین دی تھین کہ ہر نبی کے مددگار رہو اور محمد پر ایمان لانا اور ادائے امانت کرنا پھر دنیا کی غرض کے لیے پھر گئے اور جو کوئی جھوٹی قسم کھاوے دنیا ملنے کے واسطے اوسکا یہی حال ہی ۵۲ موٴ

ك أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ خَالِدِينَ
فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ یعنی ایسے لوگون کی سزا یہ ہی کہ اونپر پھٹکار اللہ کی اور فرشتون کی اور سبھی لوگون کی پڑے رہین اوسمین نہ ہلکا ہو اونپر سے عذاب اور نہ اونکو فرصت ملے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ یعنی اور نہ سمجھین جو لوگ بخل کرتے ہین ایک چیز پر کہ اللہ نے دی اونکو اپنے فضل سے کہ یہ بہتر ہی اونکے حق مین بلکہ یہ برا ہی اونکے واسطے ابھی طوق ہوجاویگا اونکے قیامت کے دن اور اللہ وارث ہی آسمان اور زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہی ف جو کوئی زکوۃ نہ دیگا اوسکا مال اژدہا بنکر گلے مین مثل طوق کے پڑیگا اوسکے کاٹے چڑیگا اور اللہ وارث ہی آخر تم مرجاوگے اور مال اوسی کا ہو رہیگا تم اپنے ہاتھ سے دو تو ثواب پاؤ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَ
رَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ یعنی جو کوئی نافرمانی کرے اللہ اور رسول کی اور بڑھے اوسکے حدود سے اوسکو داخل کرے آگ مین وہ پڑے اوسمین اور اوسکو ذلت کی مار ہی

ك إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ
اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ یعنی جو لوگ چھپاتے ہین جو کچھ نازل کی اللہ نے یعنی کتاب اور لیتے ہین بدلہ
تھوڑا وہ نہین کھاتے اپنے پیٹ مین مگر آگ اور نہ بات کریگا اونسے اللہ قیامت کے دن یعنی ازراہ غصے
کے اور نہ ستوارویگا اونکو اور اونکو دکھ کی مار ہی کہ وہ آگ ہی وہ ہی ہین جنھون نے خریدی گمراہی بدلے
ہدایت کے اور مار بدلے مغفرت کے سو کیا سہار ہی اونکو آگ کی ف یہود نے اپنی کتاب مین سے پیغمبر
آخر الزمان کی صفت چھپاڈالی اور بہت آیتون کے معنی بدل ڈالے دنیا کی غرض کے لیے ۱۲
ل اور پہلے اس سے خدا تعالی نے ایسے ہی لوگون کے حق مین یون فرمایا ہی اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ یہ لوگ ہین کہ لعنت کرتا ہی اونپر اللہ اور لعنت کرتے ہین اونپر لعنت
کرنے والے یعنی فرشتے یا مومن یا ہر چیز سو جو لوگ دنیا مین دنیا ہی چاہتے ہین اونکو آخرت مین کچھ حصہ
نہ ملیگا جیسے فرمایا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ
یعنی پھر کوئی آدمی کہتا ہی اے رب ہمارے دے ہمکو یعنی حصہ دنیا مین اور اوسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین ۱۲
ل وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یعنی جو کوئی پھر دیگا
تم مین سے اپنے دین سے پھر مر جاویگا کفر ہی پر تو ایسون کے ضائع ہوے عمل یعنی اچھے عمل دنیا اور
آخرت مین اور وہ آگ والے ہین وہ اوسمین رہ پڑے اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ
اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ
الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۚ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ
مَا سَلَفَ ۚ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝
یعنی جو لوگ کھاتے ہین سود نہ اوٹھینگے قیامت کو یعنی اپنی قبرون سے مگر جسطرح اوٹھتا ہی جسکے حواس
کھو دیے جن نے لپٹ کر یا سواسطے کہ اونھون نے کہا سودا کرنا بھی تو ویسا ہی ہی جیسا سود لینا
اور اللہ نے حلال کیا سودا اور حرام کیا سود پھر جسکو پہونچی نصیحت اپنے رب کی اور باز آیا یعنی سود
کھانے سے تو اوسکا ہی جو آگے ہو چکا اور اسکا حکم اللہ کے اختیار اور جو کوئی پھر کرے وہ ہی ہین
دوزخ کے لوگ وہ اوسی مین رہ پڑے ف یعنی منع سے پہلے جو لیا دنیا مین پھر دینا نہین پہونچتا

بلکہ بعضی جاے مرد بھی جمع رہتے ہین کئی کئی دن اور اہل میت کو تباہ کر دیتے ہین مال خرچ کروا کر چار ناچار وہ بیچارے قرض بیاز و نہ لیتے ہین اور اونکو کھلاتے ہین حال آنکہ فقط ماتم پرسی کے طور پر رات کو رہنا میت کے ہان منع ہی چنانچہ تحفۃ الزوجین مین وہ روایت منع کی موجود ہی جہ جاے رہنا اور تباہ کرنا پھر اور کیسے کیسے اسراف ہوتے ہین کہین تورہ بندی ہوتی ہی اور شیرمال باقرخانی کے جوڑے نام و نمود کے لیے بٹتے ہین اگرچہ اوسمین حق یتیمون کا مخلوط ہوتا ہی کچھ پروا نہین کرتے حال آنکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا اور مرنے کے منکرات سے یہ ہی کہ بعضے بعد مرنے کسی قرابتی کے اچار نہین ڈالتے چرخا نہین کاتتے دال نہین بھگوتے کہ کوئی اور مرجاویگا یہ رسمین قبیل شرک سے ہین اور بعضے سوگ رکھتے ہین چالیس دن تک بلکہ بعض جگہ زیادہ بھی حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حلال نہین آدمی کو سوگ رکھنا زیادہ تین دن سے کسی کے لیے سوائے اپنے خاوند کے کہ اوسکے لیے چار مہینے اور دس دن تک سوگ رکھنا چاہیے اور پھولون اور چالیسوین وغیرہا مین کیا کیا اسراف نام و نمود کے لیے کرتے ہین اور نام ایصال ثواب کا کرتے ہین حال آنکہ اوس بیچارے مردے کو کچھ بھی ثواب نہین پہونچتا کہ جو کچھ کرتے ہین ریا کی وجہ سے برباد ہوتا ہی اوسکو ثواب پہونچانے کو کوئی منع نہین کرتا یہ کہتے ہین کہ اسطرح کرو جو اوسکو ثواب پہونچے کہ وہ میت مانند ڈوبتے فریادرسی چاہنے والے کے محتاج استغفار زندون کا ہوتا ہی کما جاء فی الحدیث غرضکہ یہ چند رسمین بطور مثال کے لکھی ہین شریعت غرا کو سوتی گردانین جس رسم کو شریعت راہ دے کرین اور جسکو شریعت راہ نہ دے باز رہین اوس سے ؎

خاتمہ بیان مین آیات دوزخ و جنت کے بیان آیات دوزخ کا

لک اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ یعنی جو لوگ منکر ہوئے اور مر گئے منکر ہی اونمین پر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی رہ پڑے اوسی مین نہ ہلکا ہوگا اونپر عذاب اور نہ اونکو فرصت ملیگی ؎

لک اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ

۵۲ جہاں اصلی کے نسخہ مین یعنی پھر کار جوئی اور محرمانہ کے دوری ہوتی تو وہ لال کر کہ سب کی ہوتی اور دوزخ ۵۳ یعنی اوپر نیچے لحاف پلنگ بچھونے بھی عذاب کی صورت ہوگا اور عذاب دوزخ کی صورت ہوگی ۱۲ ح ۵۴ یعقول کے بچاپین الخ کے اوپر کی ۱۲ ۵۵ الخ ۱۲

کے مان سے بیخبری اور تبتول آکر مباہی یہ کمال بیحیائی ہی حیا کرنی چاہیے ایسے کامون سے کہ حدیث
شریف مین آیا ہی اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حیا شاخ ایمان کی ہی اور رسم بیحیائی اور کفر کی
گالیان مسیج دیتی ہین کہ سمدھیانے مین دُومنیان گالیان دیتی ہین اور سمدھنین خوش ہوتی ہین
اور انعام دیتی ہین خوف کفر ہی اسمین اور کفر کی رسم یہ ہی کہ دولھن سسرے یا خاوند کے آنے کے وقت
نسبا گھونگھٹ کر بیٹھتی ہی اور خاوند سے کلام نہین کرتی لوگون کے سامنے مدت تک بلکہ بعضی جاے
دولھا دولھن ساتھ بھی نہین سوتے خاوند باہر سوتے ہین اور بیویان اندر گھر کے پڑی ہتی ہین یہ بھی کفار
کی رسم سے ہی اور خلاف سنت اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور اہلبیت بیویون کے ساتھ
سویا کرتے تھے عجب اوندھی رسم ہی کہ چچا ماموں وغیرہما کے بیٹون کے سامنے کہ اجنبی محض ہین ہوکر
مستحق لعنت خدا کی ہون فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ
یعنی لعنت کی ہی اللہ نے دیکھنے والے اور دکھانے والے پر اور پردہ کرین تو سسرے اور شوہر سے
کہ سسر امحرم ہی اور شوہر کو سارا بدن دکھانا جائز ہی اور کفر کی رسم ہی گود کا نابچا کر شادی کرنی کہ مثلاً
ایک بھائی کی اولاد کی شادی دوسرے بھائی کی اولاد سے نہو یہ بھی ٹھیٹھ بعضے کافرون کی رسم ہی اور
بہت ہی بری اور بڑی رسم کفر کی بیوہ کا نکاح نہ کرنا ہی عار جانکر اسلیے کہ اللہ تعالی تو فرماوے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی
مِنْکُمْ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت تاکید کی ہی اور حضرت کے اہلبیت اور صحابہ رضی اللہ عنہم مین
بکثرت نکاح ثانی کے کرنے کی رسم جاری رہی حتی کہ اب تک عرب مین اور بلاد اسلام مین یہ رسم جاری ہی
اور یہ اسکو عیب جانین اسکو عیب جاننا کفر ہی چنانچہ بیان مفصل اسکا مع استفتاے کہ بہت علما کی
مہرون سے مسجل ہی رسالہ العروس المومنین مین لکھا گیا ہی اور منکرات شادی سے یہ ہی کہ بعضے دولھن کو
جب بیاہکر لاتے ہین تو اپنے اقربا اور اوسکے اقربا اجنبی سے پردہ نہین کرواتے اور بے پردگی کو بمنزلہ
مباح کے جان کر ریوت بنتے ہین تحفۃ الزوجین مین تفصیل سے اسکا حال لکھا ہی اور اوسکا مال لیکر آپ گروین
رکھ کھاتے ہین یا بیچ کھاتے ہین بہت ہی بُرا کرتے ہین ظلم صریح ہی ظلم کی بُرائی ہر کوئی جانتا ہی کہ قرآن و
حدیث مین بھری رہی ہی اور مرنے کے منکرات مین سے نوحہ کرنا ہی یعنی بیاکی کے رونا پیٹنا کہ آیا ہی لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ اور بعضے ایسے کلمات واہیہ بکتے ہین کہ خدا نے بڑا ظلم
کیا اور غیر ذلک عیاذا باللہ من ذلک اس سے ایمان ہی جاتا رہتا ہی اور اوسکے منکرات سے یہ ہی کہ عورتین

کہ جو حضرت کی شریعت مین ہو اوسی کو دوست رکھے تا حضرت کے چرن بردارون مین اوٹھے اور اونکے
دامن دولت کو پکڑے ہوے جنت مین داخل ہو جائے اور روز قیامت کے اونھین کی شفاعت سے
نستارا ہوگا افسوس صد افسوس کہ اونکی راہ چھوڑ دے اور کفار و فاسق کی راہ روش اختیار کرے
مومن کو چاہیے کہ بموجب حضرت کی سنت کے میانہ روی اختیار کرے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَةِ اللّٰهِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَةِ الخ یعنی میرے رب نے حکم کیا مجکو نو باتون کے
کرنے کا ایک تو ڈرنا اللہ سے باطن و ظاہر مین اور بات عدل کی کہنی غضب و رضا مین اور میانہ روی
کرنی فقر و غنا مین اور یہ کہ سلوک کرون اوسسے کہ جو بد سلوکی کرین مجسے اور دون مین اونکو کہ محروم
کرین مجکو اور عفو کرون مین اوسسے کہ جو ظلم کرین مجپر اور یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر اور بولنا میرا ذکر خدا
اور نظر میری عبرت اور یہ کہ حکم کرون مین اچھی باتون کا انتہی اور سب سے بری بات یہ ہے کہ جب دو ولھا
دو ولھن جمع ہوتے ہین تو اوسکی صلح کو دو ولھن سنا کر نماز نہین پڑھتی حال آنکہ نماز کے ترک سے کیسا گناہ
لازم آتا ہے کہ جسکو حضرت نے فرمایا ہے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ عَامِدًا فَقَدْ كَفَرَ اور اسکو
بڑی حیا جانتے ہین حال آنکہ مالک کی بندگی سے محروم رہنا عین بیحیائی ہے جیسا کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہ سے اِسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ الخ یعنی حیا کرو
اللہ سے حق حیا کرنے کا کہا صحابہ نے کہ بلاشبہ ہم حیا کرتے ہین اللہ سے اے نبی اللہ کے شکر اللہ کا
فرمایا نہین ہے یہ یعنی نہین ہے حق حیا کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ سے حق
حیا کرنے کا تو چاہیے کہ محفوظ رکھے سر کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہے سر نے ف۳ اور چاہیے کہ محفوظ رکھے
پیٹ کو اور اوس چیز کو کہ جمع کیا ہے پیٹ نے ف۴ اور چاہیے کہ یاد کرے موت کو اور گلنگی کو قبر مین
اور جو کوئی چاہے آخرت ترک کرے زینت دنیا کی پس جو کوئی کرے یہ پس تحقیق حیا کی اللہ سے
حق حیا کرنے کا ف۵ غرضکہ حیا یہی ہے کہ اعضا کو مالک کی رضامندی مین صرف کرے نہ یہ کہ مالک کے در سے
منھ موڑے اوس دو ولھن کو ہرگز لوگون کا لحاظ نہ کرنا چاہیے اور بلا تکلف سنا کر نماز پڑھے اور خاوند کو
بھی اسکا بندوبست کرنا ضرور ہے کہ اپنے گھر والون سے تاکید کر کر سامان غسل طہارت کروا دے اور ولھن کو
کسی کو نہ کرنے دے کہ جو ولھن کریگا اس پر سخت گنہگار ہوگا اور ایک رسم بیحیائی کی ہوتی
ہے کہ شب زفاف کی چادر دو ولھن والون کے مان جاتی ہے اور مبارکبادی کے میں دی جاتی ہے اور دونون

ف۲ یعنی جو حضرت کی شریعت مین ہو اوسی کو دوست رکھے
ف۳ یعنی بجز بری کام کے نہ دیکھے
ف۴ یعنی جو حرام اور شبہ کا نہ کھائے
ف۵ یعنی ایسا کرے جیسا کہ حق حیا کرنے کا ہے

داخل ہی عرس و پھول دیہی وغیرہ ذلک اور قطع نظر بدعت کے یہ چیزین خالی ریا سے نہین ہین کہ جسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ یعنی تھوڑا سا ریا بھی شرک ہی منصف کو خوب حال اسکا معلوم ہوتا ہی اور نفسانیت والا جو چاہے سو کہے اور مشابہت کفار کے ساتھ جو لازم آتی ہی اور رسمین کفار کی شادی غمی مین بہت ہین شادی مین رنگ کھیلنا اور مائیون کا جوڑا دولھا دولھن کو پہنانا اور کنگنا باندھنا اور منڈھا باندھکر نوٹونکی کا لوٹا رکھنا اور تیل چڑھانا اور بندھن وار باندھنا اور صندل یا منہدی کے چھاپے گھر مین دینے اور سہرا باندھنا اور آدھا پیالہ شربت یا دودھ کا دولھا کو پلانا اور آدھا دولھن کو اور گانا بجانا اور رنڈیان نچانی اور آتشبازی چھوڑنی اور آرایش بدعت کے ساتھ لیجانی اور دولھن کی جوتی پر کاجل پار کر دولھا کی آنکھون مین لگانا اور بنات چنی اور گلاب حاضر غلام یکارنا غیر ذلک خرافات کہ شادی مین برتتے ہین یہ سب رسوم کفار سے ہی اور حضرت نے ان بعضی رسمون کو کہ محبت زوجین کے لیے کرتے ہین شرک فرمایا ہی اس حدیث مین اَلتِّوَلَةُ شِرْکٌ یعنی ٹونکا محبت زوجین کے لیے کرنا شرک ہی اور بعضے خرافاتی دودھ مین پیشاب کر کر دولھا کو پلواتے ہین اور دولھا کے کندھے پر لگام رکھتے ہین اور کان مین دولھا کے ٹکھائی کا ٹکا ہلاتے ہین کہ اسکی زبان بند ہے اور بی بی کی برائی نہ سنے نہ منع کرے اوس سے غرضکہ یہ اکثر رسمین کفار کی ہین مسلمان کو ان سب سے پرہیز کرنا چاہیے اور دھوندھ ڈھونڈھکر چھوٹی بڑی رسمون کو دور کرے اور بعضون کے ہان دولھا دولھن کو پیپل اور کھار کا پاٹ بجوانے کو لیجاتے ہین اور برہمن سے پترا دیکھا کر تاریخ وغیرہ پوچھتے ہین اور اوسکے قول کو سچا جانتے ہین یہ رسمین صریح کفر ہین عیاذاً باللہ منہ اور بعضے شقہ ناچ وغیرہ تمین کرتے تو بیاز و نہ روپیہ نکلوا کر اور مکان باغ ملک گروی رکھکر لوگون کو جمع کرتے ہین اور کھانا کھلاتے اور جہیز دیتے ہین وہ بھی داخل ہین اس آیت کے تحت وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ہان اگر مقدور ہو اور بحسب اپنی استطاعت کے بغیر لحاظ نام ونمود کے خرچ کرین تو مضائقہ نہین لیکن یہ کہان اکثرون کو تو یہی دیکھا جاتا ہی کہ قرضدار ہوکر تباہ ہوجاتے ہین اور بعد شادی کے فاقہ کشی کی نوبت پہونچتی ہی اور بیاز بھرتے بھرتے مرجاتے ہین یہ کیا دانائی ہی مسلمان کو چاہیے کہ طریق سنت ہاتھ سے نہ دین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خَیْرُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ یعنی بہترین طریقہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور فرمایا مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ پس چاہیے کہ حضرت کے طریق کو پسند رکھے اور دھن باندھے اسی کی

۵۱ یعنی دولھا کو اسراف کر کے اسراف کرنے والے بھائی شیطانون کے بھائی ہین ۱۲ ۵۲ یعنی حضرت نے دولھا کو رکھا میری سنت کو پس تحقیق حضرت نے اس رسم کو اور اس جیسی اور رسمون کو جو ہندو لوگون سے لی ہین بدعت سیئہ مین سے شمار کیا ہی

نفس اپنے کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنے مین سے یہ گناہ مین زیادہ ہی اوس سے کہ غیر اپنے کو
مارے اور پاکی نہ کرنی پیشاب اور منی سے اور ایذا دینی ساتھ بد دینے کے اور جھٹلانا تقدیر کو اور اسپر
اپنے سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین اور نیچے یا پیچھے کرنے اذاہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف
بلانا لوگون کو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور اشارہ بھائی مسلمان کی طرف کرنا ساتھ تیر چیز کے اور
خوجا کرنا کسی کو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنے سے یعنی مثلاً داڑھی منڈوا دے یا تھوڑی سی بہنا ک
وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور
کھیلنا ساتھ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق حرام ہین کھیلنے اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو اے کافر
اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیون کے نوبت مین اور زنا کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور گرانی غلہ سے
خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نہ کرنا اور محبت دنیا کی رکھنی اور نظر کرنا امرد
خوبصورت کو اور کسی کے گھر مین جھانکنا اور کسی کے گھر مین بغیر اوسکے اذن کے جانا اور رنڈیونی اور قمار بازی
کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نزدیک قدرت کے نہ کرنا اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلا دینا اور حیوانات
کو جلا دینا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے ناامید ہونا اور اوسکے عذب سے
نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی اور بیوی سے ظہار کرنا اسقدر مذکور ہوے سوا انکے اور
بھی ہین جو مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہی اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین لکھے ہین
ف جاننا چاہیے کہ خلاصہ تمام اوپر کے مضامین کا یہ ہی کہ ہر مسلمان کو درباب منکر کے ان چند حدیثون کو
لحاظ رکھنا چاہیے ایک تو قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا
مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ اور مانند اسکے ہی یہ حدیث کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ اور فرمایا کہ نہایت مبغوض
و دشمن لوگون مین اللہ کے نزدیک تین طرح کے لوگ ہین از انجملہ ایک انکو گناہ مُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ
الْجَاھِلِیَّۃِ یعنی مسلمان ہوکر رہین اور طریقے کافرون کے برتے یہ ساری حدیث مشکوۃ مین ہی پس بدعت
اور نو احداث دین مین تو ہی تعزیہ اور مہندی اور بھڑی مدار و سالار کی اور کسی بزرگ کی دیگ کسی کا منوتہ
اور کسی کی بدی اور کسی کا بیڑا اور کسی کا روٹ اور کسی سے مدد مانگنی اور کسی کو پکارنا سوا اللہ کے کہ
صریح رد کرنا ہی اوسکو وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی خاص تجھی سے مدد مانگتے ہین نہ غیر تیرے سے اور بدعت مین

ف یعنی جاننا چاہیے ۱۲ ف یعنی جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی پس وہ انھین مین سے ہی ۱۲

منکرات مین سے کبیرہ گناہ مین کبیرہ گناہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا
آیا ہو اوسکے کرنے پر قرآن اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرع مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث مین
مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے ہو
یا منع اوس سے آیا ہو ساتھ دلیل قطعی کے اور مومن جب تک حرمت دین کا ہو پس جسنے چھوڑی نماز قصداً پس تحقیق وہ کافر ہوا
ہی اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین بعضے بہت بڑے اور بُرے ہین بعض سے اور حدیثون مین جو کبیرے
ہین سب نہین مذکور ہوئے بلکہ جو مناسب پوچھنے والے کے بتا بیان فرماتے اور مولانا جلال الدین
دوانی وغیرہ نے کبیرہ نقل کیے ہین شرک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین کسی کو شریک کرے
یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا کہنے مین یا نام
رکھنے مین یا نذر کرنے مین یا نذر ماننے مین یا لوگون کے امور سونپنے مین یعنی جیسے اللہ کو سبکے کام سپرد
ہین ویسے اور کو بھی جانے اور بیت اصرار کی گناہ پر رکھنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور لواطت اور چوری
کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سکھانا سحر کا اور شراب پینی اور نشے کی چیز پینی اور نکاح کرنا اپنے محارم سے اور رجوا
کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے
اور غلبہ کفار کے اور رباخ کھانا اور گوشت مُردار کا اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسی کا
مال ظلم سے لے لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا
قصداً بے عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور انکی
نافرمانی کرنی اور کافرون کی لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ماپ تول مین خیانت
کرنی اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور جھوٹ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر باندھ لینا اور بُرا کہنا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتون کو اور انکار کرنا انکا اور
جھٹلانا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ
رمضان کا اور حضرت کے صحابہ کو بُرا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور حاکم جور و مین
لڑائی ڈلوانی اور چغلخوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قمار بازی کرنی اور فساد کرنا
زمین مین بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور مدد کرنی گناہون پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا
ساتھ مزامیر کے اور ستر کھولنا حمام مین روبرو لوگون کے اور بخل کرنا ادائے واجب سے اور قتل کرنا

آگ دوزخ کو پس وہی بن پس آیا یاد کروگے تم اپنے اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین جگہہ کوئی کسی کو یاد نہین کرنے کا ایک تو نزدیک میزان کے یہان تک کہ جانے کہ یا ہلکی ہوئی میزان اوسکی یا بھاری اور دوسرے وقت ملنے نامۂ اعمال کے یہان تک کہ جانے کہ آیا دائین ہاتھہ مین ملتا ہی نامۂ اعمال یا بائین ہاتھہ مین پیٹھہ کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گذرنے کے پل صراط پر سے جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہ حدیث مشکوۃ مین ابوداؤد سے نقل کی ہی پس غرض ان مضامین کے لکھنے سے یہ ہی کہ ہر مرد و عورت کو ہر حال مین فرمان بردار اللہ تعالی کا اور اوسکے رسول مقبول کا ہونا چاہیے تا بیڑا پار ہووے

ل فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ اور نہ غمگین کریں تجکو وہ لوگ کہ جلدی پڑتے ہین کفر مین بلاشبہہ وہ ہرگز نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ اللہ چاہتا ہی کہ انکو فائدہ نہ دوے آخرت مین اور اونکو بڑی مار ہی ف إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ یعنی جنھون نے خرید کیا کفر ایمان کے بدلے وہ نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ اور اونکو دکھہ کی مار ہی اور یہ نہ سمجھین منکر کہ ہم جو فرصت دیتے ہین اونکو کچھہ بھلا ہی اونکے حق مین ہم تو فرصت دیتے ہین اونکو تا بڑھے جاوین گناہ مین اور اونکو ذلت کی مار ہی ڈھ

ل اچھی بات سکھانی اور بری باتون سے منع کرنا فرض و ضرور ہی اور ترک کرنا اوسکا برا جیسا فرمایا اللہ تعالی نے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ یعنی اور چاہیے کہ رہین تم مین ایک جماعت بلاتے نیک کام پر یعنی اسلام پر اور حکم کرتے پسندیدہ بات کا اور منع کرتے ناپسند سے اور وہی ہین مراد کو

ف

ل كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۚ یعنی ہو تم بہتر سب امتون سے جو پیدا ہوئے ہین لوگون مین حکم کرتے ہو نا پسند بات پر اور منع کرتے ہو نا پسند سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر ۵ اور حدیثین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بہت آئی ہین چنانچہ مظہر جمیل وغیرہ مین مذکور ہین ۵

وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّہٗ یعنی بیشک اپنے کو مظلوم کی بددعا سے پس سوائے اسکے نہین کہ
وہ مانگتا ہی اللہ سے حق اپنا اور بلاشبہہ اللہ نہین منع کرتا ہی حق والے کو حق اوسکے سے ط
ک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ
ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ یعنی جو کوئی چلے ساتھ ظالم کے تو کہ تقویت کرے اوسکی
حال یہ کہ وہ جانتا ہی کہ تحقیق وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلا طریقہ اسلام سے ط
ک ابوہریرہ رضؓ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی کہ تحقیق ظالم نہین ضرر کرتا مگر جان اپنی کو پس کہا ابوہریرہ نے
بَلٰی وَاللّٰہِ حَتَّی الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ فِیْ وَکْرِھَا مِنْ ظُلْمِ الظَّالِمِ یعنی ہان قسم ہی اللہ کی یعنی
اور کو بھی ضرر کرتا ہی یہان تک کہ حبارٰی البتہ مرتا ہی اپنے گھونسلے مین ظلم کے سبب ظلم ظالم کے
ف حبارٰی جانور ہی تیتر کہ آب و دانہ کے لیے چند روز کی راہ پر چلتا ہی پس اور سیر بھی ظلم ظالم کا کرتا ہی
کہ اوسکی شامت اعمال سے مینھ نہین برستا اور وہ ہلاک ہوتا ہی بھوک سے پیش آسکا حال ہوا اور پیر مبون نا بابر کرے ۱۲ حق منہ
ک فرمایا اللہ تعالی نے فَاَمَّا مَنْ طَغٰی ۙ وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ۙ فَاِنَّ
الْجَحِیْمَ ھِیَ الْمَاْوٰی ؕ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی ۙ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ
ھِیَ الْمَاْوٰی ؕ طبعی جسنے سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو یعنی ساتھ پیروی کرنے شہوات کے پس تحقیق
جہنم ٹھکانا اوسکا ہی اور جو کوئی ڈرا کھڑے رہنے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا نفس امارہ کو
خواہش نفسانی سے پس تحقیق ٹھکانا اوسکا جنت ہی انتہی اوسکی تفسیر جلالین مین یہ لکھی ہی کہ حاصل اسکا
یہ ہی کہ گنہگار دوزخ مین ہوگا اور مطیع جنت مین پس سوچو اسکے مضمون کو اور کسی کی خاطر گناہ مین نہ گرفتار
ہو وگہ روز آخرت کے کوئی کسی کے کام نہین آئیگا جیسے فرماتا ہی اللہ تعالی فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّۃُ ؕ یَوْمَ یَفِرُّ
الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ ۙ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ ۙ وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ ؕ لِکُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْھُمْ یَوْمَئِذٍ
شَاْنٌ یُّغْنِیْہِ ؕ یعنی پس جبکہ آویگا نفخہ دوسرا جسدن بھاگیگا آدمی اپنے بھائی سے اور ماں سے
اور باپ سے اور جورو سے اور فرزندون سے ہر آدمی کے لیے اونمین سے اوسدن ایک حال ہوگا کہ باز رکھیگا
اوسکو غیر کے حال سے یعنی ہر شخص اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہین ہونے کا
انتہی اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ اونھون نے ایکدن یاد کیا آگ دوزخ کو اور روئین پس فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے رولایا تجکو کہا حضرت عائشہؓ نے کہ یاد کیا مین نے

ط ۱۲ حق منہ

ک آیا ہی کہ حضرت معاویہ رض نے کہا حضرت عائشہ کو یہ کہ لکھو مجکو ایک خط کہ نصیحت لکھو مجکو اسمین
اور مختصر لکھو پس لکھا حضرت عائشہ رض نے سلام ہو تجپر اور بعد سلام کے پس تحقیق مینے سنا ہی رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ
النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
یعنی جو کوئی ڈھونڈھتا ہی خوشی خدا کی ساتھہ غصے لوگون کے بچاتا ہی اوسکو اللہ لوگون کی سختی سے
اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہی خوشی لوگون کی ساتھہ غصے اللہ کے نہین دفع کرتا ہی اللہ شر لوگون کی اوس سے اور سلام
ہی تجھپر ف یعنی اگر رضا خدا یتعالی کی چاہے اور لوگ بیزار ہین تو اللہ تعالی کفایت کریگا رنج رسانی لوگون کی
اوس سے یعنی وہ بھی اوس سے راضی ہو جائینگے مثلاً بری رہین اوسکی خوشی کے لیے چھوڑین اور لوگون کو
ناگوار ہو آخر کو لوگ بھی راضی ہو جائینگے غرض کہ اوسکی خوشی بہر حال مقدم رکھے اور لوگون کی خوشی پر کہ اسمین فایدہ دارین
ہی اور اوسکے خلاف مین نقصان دارین ہی

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ یعنی بُرا لوگون کا مرتبے مین نزدیک اللہ کے دن قیامت
کے وہ بندہ ہوگا کہ برباد کی آخرت اپنی بسبب دنیا غیر اپنے کے ف ط

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلدَّوَاوِينُ ثَلَاثَةٌ دِيوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللهُ إِلَّا الْإِشْرَاكَ
بِاللهِ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَدِيوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللهُ
ظُلْمَ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللهُ بِهِ ظُلْمَ
الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللهِ فَذَاكَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ
یعنی اعمال نامے تین ہین ایک اعمال نامہ ہی کہ نہین بخشتا اللہ جو کچھہ کہ اوسمین ہی وہ شرک کرنا ہی
ساتھہ اللہ کے فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ تحقیق اللہ نہین بخشتا یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھہ اوسکے
اور دوسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین عفو کرتا اوسکو وہ ظلم بندون کا ہی آپسمین یہانتک کہ بدلہ لیگا
بعض اونکا بعض سے اور تیسرا اعمال نامہ ہی کہ نہین پروا کرتا اللہ ساتھہ اوسکے وہ ظلم بندونکا ہی درمیان اپنے
اور درمیان اللہ کے پس یہ پسند ہی طرف اللہ کے اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوسسے
ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللهَ حَقَّهُ

فحمل علیہ یعنی جسپر ہووے کچھ حق اوسکے بھائی مسلمان کا ابرو اوسکی سے یا اور کچھ پس
معاف کرواوے اوسکو اوس سے آج کے دن پہلے اسکے کہ نہ ہونگے دینار اور نہ درہم یعنی قیامت
مین اگر ہونگے ظالم کے لیے عمل اچھے لیے جاوینگے اوس سے بقدر حق اوسکے کے اور اگر نہ ہونگی
اوسکے لیے نیکیان لیجاوینگی حق والے کی برائیون مین سے پس رکھی جاوینگی ظالم پر ۵

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا
من لا درھم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ
وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک
دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت
حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح
فی النار یعنی جانتے ہو تم کہ کیا معنے ہین مفلس کے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہے
کہ نہ درہم اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مفلس میری امت مین سے وہ شخص
ہے کہ آویگا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزے اور زکوۃ کے یعنی طرح طرح کی عبادتین اوسنے کی
ہونگی اور آویگا ساتھ اس حالت کے کہ تحقیق برا کہا ہوگا کسی کو اور بہتان زنا کا کیا ہوگا کسی کو اور
کھایا ہوگا مال کسی کا اور خون کیا ہوگا کسی کا اور مارا ہوگا کسی کو یعنی طرح طرح کے ظلم کیے ہونگے پس
دیا جاویگا ایک نیکیون اوسکی سے اور ایک نیکیون اوسکی سے پھر اگر تمام ہوئین نیکیان اوسکی پہلے اسکے کہ حکم کیا جاوے
ساتھ سزاے گناہ کے کہ اوسپر ہے ف تو لیجاوینگی خطائین مظلومون کی پس ڈالی جاوینگی ظالم پر پھر
ڈالا جاویگا وہ آگ جہنم مین ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لتؤدن الحقوق الی
اھلھا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء البتہ ادا کیے جاوینگے
حقوق طرف حق والون کے دن قیامت کے یہانتک کہ بدلا لیا جاویگا بکری منڈی کے لیے بکری سینگ والی سے ف
ل فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس احسنا
وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساؤا فلا تظلموا
یعنی نہو تم امعہ یعنی کہو تم کہ اگر نیکی کرینگے لوگ ہمسے نیکی کرینگے ہم اور اگر ظلم کرینگے لوگ ظلم کرینگے
ہم لیکن عادت ڈالو اپنے نفسون کو یہ کہ اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرو تم اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو

ک نقل فرمائی اللہ تعالیٰ نے دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی کہ جو رہ گئے تھے حضرت کی
ہجرت کے بعد مکہ میں بسبب ضعف اور بے اسبابی کے رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ
اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا یعنی اے رب
ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ ظالم ہین رہنے والے اوسکے اور کردان ہمارے لیئے نزدیک
اپنے سے کارساز اور کردان ہمارے لیئے اپنے پاس سے مددگار ۱۲

ک فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ
اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
یعنی اے ایمان والو مت دوست پکڑو اپنے باپون اور اپنے بھائیون کو اگر اختیار کرین وہ کفر کو
ایمان پر اور جو کوئی دوستی کرے اونسے تم مین سے پس وہ ظالم ہین ۱۲

ک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنی ظلم کرنا
سبب تاریکیون کا ہوگا روز قیامت کے ۱۲

ک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ
ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ
البتہ مہلت دیتا ہے ظالم کو یہانتک کہ جب پکڑتا ہے اوسکو نہین چھوڑتا اوسکو پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور
اسی طرح ہے پکڑنا رب کے کا جب پکڑتا ہے بستیون والون کو اوس حال مین کہ وہ ظالم ہوتے ہین ۱۲ پڑھی ساری آیت ۱۲

ک آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذرے حجر پر فرمایا لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى
اَجْتَازَ الْوَادِيَ یعنی نہ داخل ہو اون لوگون کے مکانون مین کہ ظلم کیا اونھون نے اپنی جانون پر
یعنی کفر کیا مگر کہ ہو تم روتے واسطے خوف اسکے کہ پہونچے تمکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو یعنی عذاب پھر
کپڑا ڈالا اپنے سر پر اور جلدی چلے یہان تک کہ گذرے اوس جنگل سے ۱۲

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِّاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْءٍ
فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ
اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّاٰتِ صَاحِبِهٖ

بعد اسکے کہ ظلم اٹھایا البتہ ہم اونکو ٹھکانا دینگے دنیا مین اچھا کہ وہ مدینہ ہی اور ثواب آخرت کا بہت بڑا ہی کہ وہ جنت کا ملنا ہی اگر جانتے جنھون نے صبر کیا یعنی مشرکون کی ایذا پر اور ہجرت پر واسطے اظہار دین کے اور بھروسا کیا اپنے رب پر پس رزق دیگا اونکو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ سے کہ گمان نہین رکھتے

ل اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ یعنی اور ہم اوتارتے ہین قرآن مین سے جس سے روگ چنگے ہون اور مہربان والون کو اور گنہگارون کو بھی بڑھاتا ہی نقصان ف ۴

ل فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ یعنی پس وای ہی اون لوگون کے لیے کہ ظلم کیا اونھون نے عذاب دردناک سے

ل فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ یعنی پس تحقیق اون لوگون کے لیے کہ ظلم کیا اونھون نے یعنی اپنے نفسون پر ساتھ کفر کے حصہ ہی عذاب سے مانند حصے یارون اونکے کے کہ ہلاک ہوے پہلے اونسے پس جلدی کرین یعنی عذاب کی طلب مین اگر تاخیر دون مین اونکو عذاب مین دن قیامت تک

ل اور نقل فرمایا اللہ تعالیٰ نے قول حضرت یوسف علیہ السلام کا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یعنی کہا یوسف نے خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہی میرا اچھی طرح رکھا ہی مجکو یعنی پس نہین خیانت کرونگا مین اوسکی اہل مین بلاشبہہ بھلا نہین پاتے جو لوگ بے انصاف ہون یعنی زنا کار ۵

ل فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ یعنی اور جو کوئی بڑھے اللہ کی حدون سے تو اوسنے برا کیا اپنا ۶

ل فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ یعنی ظالمون کے لیے طیار کر رکھا ہی اللہ تعالیٰ نے عذاب دردناک ۷

ل نقل فرمائی اللہ تعالیٰ نے دعا حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی کہ کی تھی اونھون نے بجب الہام الٰہی کے رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ یعنی اے رب ہمارے ظلم کیا ہمنے اپنی جانون پر اور اگر نہ بخشے تو ہمکو اور نہ رحم کرے ہمپر تو البتہ ہونگے ہم زیانکارون مین ۸

ل یعنی اپنا باپ اور اہل و مال اور وطن اور وہ بھی اور اصحاب اونکے مین ۱۲ صحابی ۲ یعنی کفار مکہ کے ۳ یعنی ظلم کرنے والون کے ۴ یعنی اگرچہ قرآن سے بعضون کو نقصان ہوتا ہی ۵ یعنی کافرون کو نقصان ۶ یعنی اوسنے برا کیا اپنا ۷ سورہ توبہ رکوع ۱۲ ۸ سورہ اعراف رکوع ۳

وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ۝ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ
اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ
مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝ وَسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ
كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ۝ یعنی اور مت خیال کر کہ اللہ بیخبر ہے اونکے کاموں
سے جو کرتے ہین بے انصاف یعنی کافر اہل مکے کے اونکو تو چھوڑ رکھتا ہی یعنی عذاب نہین کرتا اور سدین
کہ جس دن مین پھر جاوینگی اور اوپر لگ جاوینگی نگھین یعنی بسبب ہول اوس خبر کے کہ دیکھینگے دوڑتے
ہونگے اوپر اوٹھائے ہوے اپنے سر پھیرتی نہین اپنی طرف اونکی آنکھ اور دل اونکے اڑے گئے ہین ف
اور ڈرا دے اے محمد لوگون کو اوسدن سے کہ آویگا اونکو عذاب کہ وہ دن قیامت کا ہی تب
کہینگے بے انصاف اے رب ہمارے فرصت دے ہمکو تھوڑی مدت کہ ہم مانین بلانا تیرا یعنی تیرے
توحید کے اور پیروی کرین ہم رسولون کی پس کہا جاویگا اونکو ازراہ سرزنش کے کیا تم قسم
نہ کھاتے تھے پہلے یعنی دنیا مین کہ تمکو نہین کسی طرح ٹلنا دنیا سے طرف آخرت کے اور بستے تھے
بستیون مین اونھین کی جنھون نے ظلم کیا اپنی جانون پر اور کھل چکا تمکو کہ کیسا کیا ہمنے اوپر اونکے اور بیان کیے تمکو کہاوتین
الف فرمایا اللہ تعالے نے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ یعنی اور مت جھکو اونکی طرف
جو ظالم ہین پھر تمکو لیگی آگ اور کوئی نہین تمھارا اللہ کے سوا سے مددگار کہ بچاوے تمکو اوس سے
پھر کہین مدد نہ پاؤگے یعنی بچائے نہین جانے کے اوسکے عذاب سے
ب فرمایا اللہ تعالی نے وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ
وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ
یعنی اور اگر پکڑے اللہ لوگون کو اونکی بے انصافی پر یعنی گناہون پر نہ چھوڑے زمین پر ایک چلنے والا لیکن
ڈھیل دیتا ہی اونکو ایک مدت ٹھہرے تک پھر جب پہونچا اونکا وعدہ نہ دیر کریگا ایک گھڑی نہ جلدی ف
ل اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ یعنی اور جنھون نے گھر چھوڑا اللہ کے واسطے یعنی اسکے دین قائم کرنے کے لیے

ف یعنی جس دن آویگا عذاب اونکو اوسدن کہینگے بے انصاف اے رب ہمارے فرصت دے ہمکو تھوڑی مدت کہ ہم مانین بلانا تیرا یعنی تیرے توحید کے اور پیروی کرین ہم رسولون کی پس کہا جاویگا اونکو ازراہ سرزنش کے کیا تم قسم نہ کھاتے تھے پہلے یعنی دنیا مین کہ تمکو نہین کسی طرح ٹلنا دنیا سے طرف آخرت کے اور بستے تھے بستیون مین اونھین کی جنھون نے ظلم کیا اپنی جانون پر اور کھل چکا تمکو کہ کیسا کیا ہمنے اوپر اونکے اور بیان کیے تمکو کہاوتین

ف یعنی اور مت جھکو اونکی طرف جو ظالم ہین پھر تمکو لیگی آگ اور کوئی نہین تمھارا اللہ کے سوا سے مددگار کہ بچاوے تمکو اوس سے پھر کہین مدد نہ پاؤگے یعنی بچائے نہین جانے کے اوسکے عذاب سے

ف یعنی اور اگر پکڑے اللہ لوگون کو اونکی بے انصافی پر یعنی گناہون پر نہ چھوڑے زمین پر ایک چلنے والا لیکن ڈھیل دیتا ہی اونکو ایک مدت ٹھہرے تک پھر جب پہونچا اونکا وعدہ نہ دیر کریگا ایک گھڑی نہ جلدی

پڑتا ہی اگر وہ گر گرایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ نہ مانی تو بھلا دیا اور خوبی کے دروازے کھلے
جب خوب گناہ مین غرق ہوا تو بے خبر پکڑا گیا یہ ارشاد ہی کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ پہونچے تو شتاب توبہ کرے
یہ راہ نہ دیکھے کہ اس سے زیادہ پہونچے تو یقین کرون ۵ پھر کٹ گئی جڑ اون ظالمون کی اور سراسر ہے
کام اللہ کے جو رب ہی سارے جہان کا ۱۲ ھوہ

ک فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ
يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یعنی تو کہہ دیکھو تو اگر آوے تمپر عذاب اللہ کا بے خبر یا روبرو
یعنی رات کو یا دن کو کوئی ہلاک ہوگا مگر وہی لوگ جو گنہگار ہین ف یعنی شاید اس دیر مین
عذاب پہونچ جاوے تو اگر توبہ کر چکا ہو اوس عذاب سے بچ رہے ۱۲ ھوہ

ک اور فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ
وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنی اور نہ ہانک اونکو جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام
چاہتے ہین اپنی عبادت سے منہ رب کا نہین تجہپر فقرا کے حساب مین سے کچھ یعنی اگر ہو باطن اونکا
ناپسندیدہ اور نہ تیرے حساب مین سے اونپر ہی کچھ کہ تو اونکو ہانک دے پھر ہووے تو
بے انصافون مین ف یعنی اگر کرے توبہ بالفرض اور منہ رب کا یعنی ذات اوسکی یعنی ثواب
یا قرب اوسکا اور آیا ہی کہ قریش کے سردارون نے رسول علیہ السلام سے کہا کہ ہمیشہ تمھاری مجلس مین بلال اور
ابن مسعود اور مانند انکے فقرا اور غلام ہوتے ہین ہمکو انکے ساتھ بیٹھنے سے عار و ننگ لاحق ہوتا ہی اگر انکو اپنی
مجلس سے دور کرو تو ہم تمھاری ہمنشینی کرین اور باتین قرآن اور اسلام کی سنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ان مومنون کو اپنے پاس سے نہین دور کر سکتا قریش نے کہا جسوقت کہ ہم آوین اوسوقت انکو اپنے
پاس سے اوٹھا دیا کرو اور بعد ہمارے چلے جانے کے پھر انسے ہمنشینی کیا کرو چونکہ آنحضرت کو اونکے اسلام کی
رغبت تھی آپنے یہ بات قبول فرمائی چاہا کہ اس امر کا اقرارنامہ لکھدین حضرت علی کو حکم لکھنے کا فرمایا وہ دوات
قلم لاسکے اوسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور اقرارنامہ لکھنا موقوف رہا ۵ بحیرہ

ک فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ
لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ج

اور کہا گیا کون ہی قنات فرمایا چغل خور اور کہا گیا کون ہی دیوث فرمایا وہ شخص کہ نہ کرے اپنے گھر مین لونڈیان بدکاری کے لیے اور کہا گیا کون ہی دیوث فرمایا وہ شخص کہ غیرت نہ کرے اپنے اہل پر یعنی درصورت بدکاری کرنے کے اور کہا گیا کون ہی صاحب عرطبہ فرمایا وہ شخص کہ بجاوے طبل اور کہا گیا کون ہی صاحب کوبہ فرمایا وہ شخص کہ بجاوے طنبورا اور کہا گیا کون ہی عتل فرمایا وہ شخص کہ نہ بخشے گناہ یعنی قصور کسی کا اور نہ قبول کرے عذر اور کہا گیا کون ہی زنیم فرمایا وہ شخص کہ پیدا ہوا زنا سے اور بیٹھتا ہی شاہراہ پر اور غیبت کرتا ہی لوگون کی اور حاق مشہور ہی کہ مان باپ کے نافرمان کو کہتے ہین ۱۲

ك فرمایا اللہ تعالی نے وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ یعنی اور جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے اس حال مین کہ وہ نصیحت کرتے تھے اوسکو کہ اے بیٹے شریک نہ ٹھہرا تو اللہ کا کسی کو بیشک شریک ٹھہرانا بڑی بے انصافی ہی ف حضرت لقمان غلام تھے حبشی حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت مین اللہ نے اونکو حکمت دی یعنی عقل کی راہ سے وہ باتین کہ لین جو موافق ہون پیغمبرون کے حکم کے کھوٹ

ك فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ یعنی اور ہمنے رسول بھیجے تھے بہت امتون پر تجھسے پہلے پس پکڑا ہمنے شدت فقر مین اور تکلیف مین یعنی مرض وغیرہ مین شاید وہ گڑگڑاوین پھر کیون نہ جب پہونچا اونپر عذاب ہمارا گڑگڑاتے ہوتے لیکن سخت ہوگئے دل اونکے پس نہ نرم ہوے ایمان کے لیے اور اونکو بھلے دکھائے شیطان نے جو کام کر رہے تھے یعنی گناہ پس اصرار کیا اونپر پھر جب بھول گئے یعنی نہ مانی جو نصیحت کی تھی اونکو اور دڑایا تھا اونکو ساتھ اوسکے قسم ضرر اور مرض سے کھولدیے ہمنے اونپر دروازے ہر چیز کے یعنی قسم نعمتون سے اونکے جو حیل دینے کے لیے یہان تک کہ جب خوش ہوے پائی ہوئی چیز سے یعنی خوش ہونا اترانے کا پکڑا ہمنے اونکو ساتھ عذاب کے بے خبر ناگہان پھر تب ہی رہ گئے وہ ناامید ہر خیر سے ف یعنی گنہگار کو حق تعالی تھوڑا سا

اور شہیدون کا یعنی مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب ہوگی شہدا کے خونون پر ۱۲

ف بیان دیوث

ل آدمی کو چاہیے کہ اپنے اہل و عیال کو بُرے کامون سے باز رکھے کہ از انجملہ زناکاری اور چھیڑ ہی وغیرہ ہین جو کوئی روا رکھے اپنے گھر والون مین بیحیائی اور گناہ کی باتین وہ دیوث ہی کہ جسکے حق مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِیْ يُقِرُّ فِیْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ یعنی تین شخصون پر اللہ تعالی نے جنت حرام کی ہی ایک تو ہمیشہ شراب پینے والا اور دوسرا نافرمان ماں باپ کا اور تیسرا دیوث جو کہ روا رکھے اپنے اہل و عیال مین ناپاکی کو **ف** اہل و عیال مین یعنی اپنی بی بی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین روا رکھے ناپاکی کو یعنی ناکو یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار و بے پردگی وغیرہ کے اور انھین کے حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینے شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند انکے یعنی اگر مثلاً بی بی کو دیکھے شراب پیتے یا ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نکرے تو وہ بھی دیوث کے حکم مین ہی اسلیے کہ کہا طیبی نے کہ دیوث وہ ہی کہ نہ دیکھے اپنے اہل مین چیز بُری اور نہ غیرت کرے اونپر اور نہ منع کرے اونکو اوس سے یہ ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر والون کو تمام بیحیائی اور گناہون کی باتون سے منع کرنا چاہیے پس جو کہ زناکاری اور چھیڑ بازی کو روا رکھے اپنے گھر والون مین اوسکا دیوث ہونا تو ظاہر ہی اور جو کہ اپنے گھر والون کے لیے ترک صوم و صلوۃ و دیگر ہما فرائض کو اور بے پردگی اور خلاف ملا رنے کو اور ہمکلام ہونے کو ساتھ اجنبیون کے اور ڈھولک بازی اور شیخ سڈو کھیلنے اور شادی غمی خلاف شرع مین جانے کو اور بُری باتون کو روا رکھے وہ بھی دیوث کے حکم مین ہی عیاذاً باللہ منہ ۱۲

ل فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عَشَرَةُ اَصْنَافٍ مِنْ اُمَّتِیْ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ تَابَ اَوَّلُهُمُ الْقَدَّاعُ وَالْجُيُوْفُ وَالْقَتَّاتُ وَالدَّيُّوْثُ وَصَاحِبُ الْعَرْطَبَةِ وَصَاحِبُ الْكُوْبَةِ وَالْعُتُلُّ وَالزَّنِيْمُ وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ یعنی دس قسم کے امت میری سے نہین داخل ہونگے بہشت مین مگر جسنے توبہ کی پہلا اونکا قلاع ہی اور جیوف اور قتات اور دیوث اور صاحب عرطبہ اور صاحب کوبہ اور عتل اور زنیم اور نافرمان اپنے ماں باپ کا کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی قلاع فرمایا وہ شخص کہ چلے آگے امیرون کے اور کہا گیا کون ہی جیوف فرمایا کفن چور ہی

اور افضل تھا پہلے گھر سے اوسمین تھے بڈھے اور جوان پس کہا مینے واسطے اون دونون کے کہ تحقیق تمنے
بہت پھرایا مجکو آج کی رات پس خبر دو مجکو اوس خبر سے کہ دیکھی ہین نے کہا اون دونون نے کہ ہان خبر دیتے ہین
ہم ای بر وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو کہ چیرے جاتے ہین کلے اوسکے پس وہ شخص جھوٹا ہی بولتا ہی جھوٹ
پس نقل کیجاتی ہین جھوٹی باتین اوس سے یہان تک کہ پہونچتی ہین اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتھ
اوسکے جو کچھ کہ دیکھا تمنے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی کہ سیکھا
اوسکو اللہ تعالی نے قرآن یعنی توفیق دی اوسکو قرآن کے سیکھنے کی پس سو رہا اوس سے رات کو اور نہ عمل کیا
دن کو موافق اوس چیز کے کہ قرآن مین ہی کیجاتی ہی ساتھ اوسکے وہ چیز کہ دیکھی تمنے قیامت تک اور وہ
کہ دیکھے تمنے تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ شخص کہ دیکھا تمنے اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ
بوڑھا کہ دیکھا تمنے اوسکو درخت کی جڑ مین ابراہیم ہین اور لڑکے گرداونکے پس اولاد ہین آدمیون کی
اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گھر پہلا کہ داخل ہوے تم اوسمین گھر ہی عامہ
مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام مومنین ہونگے اور ای بر یہ گھر پس گھر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل
ہون اور یہ میکائیل ہین اور اوٹھاؤ تم سر اپنا پس اوٹھایا مینے سر اپنا پس ناگہان اوپر میرے مانند ابر کے تھا
یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کے کہا اون دونون نے کہ ہی یہ مکان
آپکا کہا مینے کہ چھوڑ دو مجکو کہ داخل ہوؤن مین اپنے مکان مین کہا اون دونون نے کہ تحقیق باقی رہی ہی
عمر تمھاری نہین پوری کیا تمنے اوسکو پس اگر پورا کروگے تم اوسکو داخل ہوؤگے اپنے مکان مین نقل کی یہ
بخاری نے **ف** سو رہا اوس سے رات کو الخ یعنی نہ پڑھا قرآن رات کو اور دن کو اوسپر عمل نہ کیا
عمل قرآن پر رات و دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بھی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول شب
مین عمل کرنا ساتھ تلاوت اوسکی کے ہی مخصوص کیا ساتھ اوسکے اور عمل ساتھ اوامر و نواہی قرآن کے
متعلق ساتھ روز کے رکھا باعتبار غالب کے یہ حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہی اور ملا علی قاری نے
لکھا ہی باوجودیکہ بڑی نعمت ملی تھی یعنی علم قرآن پس اوسکی تلاوت سے غافل ہو کر سو رہا اور یہ بعض اوقات
باعث بھول جانے کا ہوتا ہی اور وہ کبیرہ ہی اور نتھا عمل کرنے والا اوامر و نواہی قرآن پر باوجودیکہ مراد
نزول قرآن سے عمل ہی چنانچہ اسی لیے وارد ہوا ہی کہ جسنے عمل کیا قرآن پر پس گویا کہ ہمیشہ پڑھتا رہا قرآن
اگرچہ نہ پڑھے اور جسنے ہمیشہ قرآن پڑھا اور عمل نہ کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑھا کبھی

قف حال زنا کاران

ہاتھ مین آنکڑا ہی لوہے کا داخل کرتا ہی اوسکو بیٹھے ہوئے کے کلّے مین اور چیرتا ہی اوسکو یہان تک کہ
پہونچتا ہی چراوگدی اوسکی تک پھر کرتا ہی ساتھ کلّے دوسرے اوسکے کے مانند اُسی کے یعنی آنکڑے سے
گدی تک چیرتا ہی اور ملجاتا ہی کلّہ اوسکا وہ پھر عود کرتا ہی پس کرتا ہی مانند اُسی کے یعنی ہر بار کلّے چیرتا ہی
اور جب ملجاتے ہین پھر چیرتا ہی ہر بار یون ہی کرتا ہی آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ کہا مین نے اون دو شخصون سے
کہ کیا ہی یہ کہا اون دونون شخصون نے چلو یعنی پوچھو مت چلے چلو کہ اور عجائب دیکھنے ہین تعبد اوسکی
معلوم ہو جائیگی پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک شخص پر کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا
اوسکے سر پر ایسا پتھر لیے ہوئے کہ جس سے ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہی ساتھ
اوسکے سر اوسکا پس جسوقت مارتا ہی اوسکو لُنڈھ جاتا ہی پتھر پس جاتا ہی وہ طرف اوس پتھر کے تاکہ لاوے
اوسکو یعنی مارنے کے لیے پس نہین پھرتا طرف اوسکے یہان تک کہ ملجاتا ہی سر اوسکا اور ہو جاتا ہی سر اوسکا
جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہی طرف اوسکے اور مارتا ہی اوسکو پس کہا مین نے کیا ہی یہ کہا اون دونون شخصون نے
چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کے کہ تھا مانند تنور کے اوپر اوسکا تنگ تھا اور
نیچا اوسکا کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکے آگ پس جسوقت کہ اوپر اوٹھتی آگ اوپر اوٹھتے آدمی کہ تھے آگ مین
یہان تک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل پڑین اوس سے پھر جسوقت کہ بیٹھ جاتا تھا شعلہ آگ کا پھر گرتے
اوسمین اور اوس آگ مین تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتین ننگی پس کہا مین نے کیا ہی یہ کہا اون دونون نے
کہ چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اوسمین ایک شخص تھا کہ آگے
اوسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ تھا بیچ مین نہر کے پس جسوقت ارادہ کرتا ہی یہ کہ نکلے پھینکتا ہی
وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر اوسکے منھ پر پس پھیر دیتا ہی اوسکو جس جگہ تھا پس جب آتا ہی وہ تاکہ نکلے
پھینکتا ہی کنارے والا اوسکے منھ پر پتھر پس پھیرتا ہی اوسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا مین نے کیا ہی یہ کہا
اون دونون نے چلے چلو پس چلے ہم یہان تک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کے اوسمین تھا ایک درخت بڑا
اور اوسکی جڑ مین ایک بوڑھا ہی اور لڑکے اور ناگہان وہان ایک اور شخص ہی نزدیک درخت کے آگے اوسکے آگ ہی کہ
جلاتا ہی اوسکو پس لے چڑھے مجکو دونون شخص درخت پر اور داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ تھا بیچ درخت کے
نہین دیکھا مین نے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمین کتنے مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے پھر نکالا اون
دونون نے مجکو اوس گھر سے اور لے چڑھے مجکو اوپر درخت کے پھر داخل کیا مجکو ایک گھر مین کہ وہ بہت اچھا

راہ کتنی بار گدھا اوسکا زمین پر گرا اور بہت مار پیٹ کر اوسکو کھڑا کرتا تھا آخر الامر گدھا اوسکا اون الہی
بولا کہا وا سے تجکو ای بلعم نہین دیکھتا تو کہ کہان جاتا ہی ملائکہ آگے میرے آکر مجکو پھیرتے ہین
بلعم گدھے کو چھوڑ کر پیادہ پا پہاڑ کے اوپر چڑھا اور دعا کی جو کلمہ بد کہ نبی اسرائیل کے حق مین زبان سے
نکالنا چاہتا تھا قدرت حق سے بجاے بنی اسرائیل کے نام بلعم کی قوم کا جاری ہوتا تھا اوسکی قوم نے
کہا کہ ہمپر دعاے بد کرتا ہی تو اوسنے کہا کہ حق تعالی مجپر اسکو غالب کرتا ہی یعنی مین ناچار ہون
بے اختیار میری زبان سے نام قوم کا نکلتا ہی پھر زبان اوسکی اوسکے منہ سے نکل کر اوسکے سینے پر
پڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرت میری گئی گذری اب کچھ حیلہ کرنا چاہیے اور وہ یہ ہی کہ اپنی عورتون کو
آراستہ کر کر اشیا راونکے ہاتھون مین دے کر بنی اسرائیل کے لشکر مین بھیجدیے اون اشیاء کے بھیجو اور
اونکو حکم کرو کہ اگر کوئی بنی اسرائیل مین سے کسی عورت کو بلاوے تو انکار نکرے اگر ایک بھی زنا مین
گرفتار ہوگا تو تمھاری فتح ہو جائیگی قوم بلعم نے ایسا ہی کیا جب عورتین اونکی بنی اسرائیل کے لشکر مین
آئین تو ایک عورت کستی بنت صور نام کنعانیہ آگے ایک مرد کے امیرون بنی اسرائیل کے سے کہ زمر بن سلوم
نام تھا اور رئیس تھا گروہ شمعون کا گذری اور وہ اوس عورت کو دیکھکر فریفتہ جمال اوسکے کا ہوا اور ہاتھ اوس
عورت کا پکڑ کر حضرت موسی علیہ السلام کے آگے لے گیا اور کہا کہ اسکو مجپر حرام کہتے ہو موسی علیہ السلام نے
فرمایا ہان حرام ہی ہرگز اسکے پاس نہ جا زمر نے کہا کہ اس امر مین مین مطیع تیرا نہین ہونے کا اور اوس عورت کو
اپنے خیمے مین لیجا کر اوسکے ساتھ زنا کیا حق تعالی نے اوسکی شامت سے طاعون یعنی وبا اور پر لشکر
بنی اسرائیل کے بھیجی کہ ایک ساعت مین ستر ہزار آدمی ہلاک ہوئے فحاص بن العنیز ابن ہارون مرد قوی
اور دارو غہ حضرت موسی کا تھا اس امر سے خبر پاکر حربہ اپنا لیکر زمر کے خیمے مین آکر اوسکو اور اوس عورت کو ایک
حربے سے مارا اور کہا الہی ہمکو بسبب معصیت اس شخص کے ہلاک کرتا ہی تو اوسی وقت سے طاعون رفع ہوا
تمام ہوئی یہ حکایت اور یہ تفسیر بحر العلوم مین معالم سے نقل کی ہی اب یہ جگہ غور کی ہی کہ اسکو سنکر مرد و عورت عبرت
پکڑین کہ ایک زنا کی شامت سے کیا کچھ ہوا کہ ستر ہزار آدمی مرے چہ جائیکہ جہان ہزارون زنا ہون فقط

ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ایک روز بعد از نماز فجر کے کہ مین نے دیکھا ہی آج کی رات
یعنی خواب مین دو شخصون کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونون نے ہاتھ میرے اور نکالا
مجکو طرف زمین پاک کے یعنی شام کے پس ناگہان ایک شخص بیٹھا ہوا ہی اور ایک شخص کھڑا ہی اوسکے

جواب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بلاؤن کے لیے اورون کو پکارتے ہین یا حاصل کرنے منافع مین اورون کی طرف رجوع کرتے ہین اور اجمالی
وہ ہین کہ خدا کے نام کے ساتھ اورون کو علم و قدرت مین برابر کرتے ہین جیسے کہ کہے ماشاء اللہ و شئت
یعنی جو کچھ خدا چاہے اور تم چاہو وہ ہوگا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یون ہی کہا تھا
اوسکو فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ ماشاء اللہ وحدہ یعنی جو خدا اللہ چاہیگا وہی
ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال
مشرکون اور بت پرستون کے ہین اونسے بھی پرہیز کرنا لازم ہی جیسے کہ لوگ دہریہ علما اور بادشاہون
وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین کرنے والے اس فعل کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونون گنہگار ہوتے
ہین کیونکہ یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہی اسلیے کہ مشابہ بت پرستی کے ہی کذا فی تحفۃ الملوک پس زمین چومنی اگر
بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہی اور اگر بطور تحیہ یعنی ادب کے ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہی کذا فی الدر المختار

ل فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا شیرین و سبز ہی اور اللہ تعالی نے خلیفہ کیا تمکو اسمین
پس دیکھتا ہی کہ کیسے عمل کرتے ہو فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی
النساء رواہ مسلم یعنی پس ڈرو تم دنیا اور عورتون سے اس لیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا تھا عورتون
مین نقل کی یہ مسلم نے ف اس فتنے کے بیان مین بعض شارحین حدیث نے یون لکھا ہی کہ
بلعم بن باعورا ایک شخص بنی اسرائیلیون مین سے یا کنعانیون مین سے تھا رہنے والا شہر حبارون کا شہر
بلقاء کا اسم اعظم جانتا تھا اور مجاب الدعوات تھا جسوقت کہ موسی علیہ السلام ساتھ قصد جنگ جبارون کے
ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کے اترے تو قوم بلعم کی اوسکے پاس آئی اور کہا کہ موسی ساتھ لشکر
بہت کے ہمارے نکالنے اور قتل کرنے کے لیے آیا ہی دعا کر کہ اسکے پھر جاوے بلعم نے کہا کہ جو کچھ کہ مین
جانتا ہون تم نہین جانتے پیغمبر خدا پر اور مومنون پر کیونکر بد دعا کرون اور اگر کرون تو دنیا اور آخرت میری
دونون برباد جائین اوسکی قوم نے بہت منت سماجت کی اوسنے کہا کہ خیر استخارہ یعنی طلب خیر کی خدا سے
کرتا ہون مین دیکھون کیا حکم ہوتا ہی اور وہ بدون طلب خیر کے کوئی کام نہین کرتا تھا جب طلب خیر کی اوسنے
تو خواب مین دیکھا کہ پیغمبر اور مومنون پر کیونکر بد دعا کرتا ہی بلعم نے اپنی قوم سے یہ خواب بیان کیا اوسکی قوم
تحفے اوسکے لیے لائی اور بہت عجز و الحاح اور تکرار اور تضرع و زاری کی حتی کہ اوسکو فتنے مین ڈالا اور بلعم
بقصد دعا کے اپنے گدھے پر سوار ہو کر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کے کہ مشرف تھا حضرت موسی کے لشکر پر

اور ایسا ہی
درالمختار مین
لکھا ہی عبارت
اوسکی یہ ہی
یکذا ما یفعلونہ
من تقبیل
الارض بین یدی
العلماء والعظماء
حرام والفعل
والراضی آثمان
لا ریب شبہ
عبادۃ الوثن
وہل یکفر ان
علی وجہ العبادۃ
والتعظیم کفر
وان علی وجہ
التحیۃ لا یکفر
ولکنہ کبیرۃ

اور جاننا چاہیے اے بھائیو کہ شرک سے ہر کسی کو پرہیز کرنا لازم ہے کہ مدار ساری عبادتون کا اسی پر ہے یعنی مشرک کا کوئی عمل قبول نہین ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی اللہ تعالی شرک کو نہین بخشتا اور سوائے شرک کے اور گناہ جسکے لیے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اسلیے تعریف اور اقسام شرک کے کتابون معتبر سے مع نام کتابون کے بیان ہوتے ہین خوب تامل کرے آمین اور پیچھے انسے شرح عقائد مین ہے کہ شرع مین شرک اسکو کہتے ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیت مین یعنی واجب الوجود جانے جیسے کہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسے بت پرست کرتے ہین اور شرع مین شرک بمعنی کفر کے بھی آتا ہے جیسے حضرت شیخ عبدالحق نے مشکوۃ کی شرح مین انھین دو قسمون کو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی ہین لکھا کہ مراد شرک سے یہان کفر ہے اور اسی طرح خیالی مین ہے اور یہی عصمت اللہ رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ شرک شرع مین اسکو کہتے ہین کہ جو صفتین خاص باری تعالی کی ہین وہ اوسکے غیر مین ثابت کرے یعنی جیسے علم اللہ تعالی کو ہر چیز کا ہے اور کا علم بھی ویسا جانے جیسے اللہ تعالی کو قادر جانتا ہے ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانے یا جیسے وہ تصرف رکھتا ہے عالم مین ساتھ ارادے اپنے کے ویسے اور کو بھی جانے مثلاً کسی کو جانے کہ اوسنے مجھے شاباش کہی تھی اوس سے معیشت فراخ ہو گئی یا فلانے نے پھٹکار کی تھی اس سے مین بیمار یا بدنام ہو گیا اور بعضے کبیرہ گناہون کو بھی شرع مین شرک کہا ہے اونسے بھی نہایت دور رہے جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ یعنی جسنے سوائے اللہ کے اور کی قسم کھائی اوسنے ضرور شرک کیا یا آیا ہے اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ یعنی شگون بد لینا شرک ہے یا آیا ہے اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَآءِ شِرْکٌ یعنی تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے یا آیا ہے اَلنَّوْلَۃُ شِرْکٌ یعنی جو عورت کہ خاوند کی محبت کے لیے ٹوٹکا کرے شرک ہے اور بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین لکھی ہین کہ جو لوگ سوائے خدا کے اورون کو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا کرتے ہین وہ بہتیرے ہین از انجملہ وہ لوگ ہین کہ ذکر مین اورون کو ہمسر خدا کا کرتے ہین اور نام اورون کا مانند نام خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلاً اوٹھنے بیٹھنے مین مثل نام خدا کے اورون کا نام لیتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ نام رکھتے ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو اشراک فی التسمیہ کہتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ ذبح غیر خدا کے لیے کرتے ہین اور اورون کی منتین مانتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ دفع

فائدہ تعریف اور اقسام شرک

۱؎ مولوی شیر الدین خان صاحب نے اسلام خلاف کو بھی اقسام شرک سے لکھا ہے مثلاً غلام نبی غلام محی الدین وغیرہ ۱۲

نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اپنی اولاد کو یعنی
جیسے کہ کفار محتاجگی کے ڈر سے مار ڈالتے تھے اور نہ اوٹھاؤ بہتان کہ باندھ لیا ہو تمنے اوسکو درمیان
ہاتھون اور پاؤن کے یعنی دلون سے اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے بس جو پورا کرے تم مین سے
یہ عہد پس مزدوری اوسکی اوپر اللہ کے ہی اور جو پہونچا انمین سے کسی چیز کو یعنی گناہون مین سے کچھ
کر بیٹھا سوائے شرک کے پس سزا دیا گیا بسبب اوسکے دنیا مین یعنی جیسے کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور سوا اسکے
پس وہ کفارہ ہی واسطے اوسکے یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ سے بسبب اوسکے اور جو کہ پہونچا انمین سے کسی چیز کو
پھر ڈھانکا اوسکو اللہ تعالی نے یعنی ظاہر نہوا گناہ اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد ہی طرف اللہ کے اگر چاہے
بخشے اوسے اور اگر چاہے سزا پہونچاوے اوسکو پس بیعت کی ہمنے حضرت سے ان چیزون پر فاذہب
اہل سنت کا یہی ہی کہ اگر چاہے اللہ عذاب کرے گناہ پر چاہے بخشے اور معتزلہ کے نزدیک واجب ہی عذاب بخشنا گناہ کا
اور بخشش نہین ہوتی ہی ۱۲ ف عرض کیا ایک شخص نے کہ ای رسول خدا کے کونسا گناہ بہت بڑا ہی نزدیک
اللہ کے فرمایا اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّھُوَ خَلَقَکَ یعنی ٹھہراوے تو کسی کو واسطے خدا کے شریک
حال آنکہ اوسی نے پیدا کیا تجکو کہا اوسنے پھر کونسا ہی فرمایا اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ خَشْیَۃَ اَنْ یَّطْعَمَ
مَعَکَ یعنی یہ کہ مار ڈالے تو اولاد اپنی کو اس ڈر سے کہ کھاوے ساتھ تیرے کہا اوسنے پھر کونسا ہی
فرمایا اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَصْدِیْقَھَا وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا
اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ الْاٰیَۃَ یعنی یہ کہ زنا کرے تو اپنے
ہمسائے کی بیوی سے پس نازل کی اللہ تعالی نے مطابق اوسکے یہ آیت اور جو لوگ کہ نہین پکارتے ساتھ
اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی بحکم شرع جیسے
حد یا قصاص مین مارنے ہین اور زنا نہین کرتے تا آخر آیت ف یہ آیت سورہ فرقان مین ہی اسمین برائی
زنا کاروں وغیرہ کی اور عذاب ہونا اوپر مذکور ہی اور مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑے گناہ ہین لیکن اولاد کو
مارنا اور ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہین اور ملا علی قاری نے اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰہِ نِدًّا کی شرح
مین لکھا ہی کہ اللہ کی عبادت مین کسی کو شریک کرے یا پکارنے مین یعنی جیسے اللہ کہکر پکارتے ہین اسی طرح
اور کو بھی پکارے کہ یا فلانے مدد کر ہماری یہ حاجت بڑا کبیرہ گناہ ہی بچے اس سے اور ہم بھی تمام جاہلیت مین
کہ خصاجگی کے ڈر سے اولاد کو مار ڈالتے تھے کہ کھلانا پلانا پڑیگا اوس سے بھی منع فرمایا انتہی

وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّشَا إِلَّا أُخِذُوا بِالرُّعْبِ یعنی نہین کوئی قوم کہ ظاہر ہو اونمین رشوت مگر کہ پکڑے جاتے ہین ساتھ خوف کے

ك حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرماتے ہین وہ وَمَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ مِنَ الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَلَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ یعنی نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر ڈالتا ہی اللہ اونکے دلمین خوف اور نہین پھیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ کثرت ہوتی ہی اوسمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہی اونسے رزق اور نہین حکم کرتی کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پھیلتا ہی اونمین کشت وخون اور نہین عہد شکنی کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہی اونپر دشمن

ك فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ لعنت کیا گیا ہی وہ شخص کہ کرے کام قوم لوط کا یعنی اغلام روایت کیا اوسکو رزین نے اور اونکی ایک روایت مین ابن عباس سے ہی کہ حضرت علی نے جلا دیا فاعل اور مفعول کو اور حضرت ابوبکر نے ڈھا دی اون پر دیوار

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا یعنی نہین دیکھیگا اللہ تعالی عزوجل نظر رحمت سے طرف اوس شخص کے کہ بدفعلی کرے مرد سے یا عورت سے اوسکی دبر مین

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس حالت مین کہ گرد اونکے ایک جماعت تھی اصحاب سے بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ یعنی بیعت کرو مجھسے یعنی عہد کرو اسپر کہ

ل زنا کا بیان
م رشوت کا بیان
ن لین دین کا بیان
س غلام کا بیان
ع حدود کا بیان
ف حدود کا بیان
ص بدشگونی کا بیان
ق قسم کا بیان
ر قسم کا بیان
ش حدود کا بیان

داخل ہوگی جنت مین مگر جسنے انکار کیا عرض کیا گیا کہ کسنے انکار کیا فرمایا کہ جسنے اطاعت کی
میری داخل ہوا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق انکار کیا ۱۲

۵۱ رواہ الترمذی

ک اور فرمایا لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ ۱۲ یعنی نہین پورا مومن
ہوتا ایک تمھارا یہان تک کہ ہو خواہش اوسکی تابع واسطے اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام و شریعت

۵۲ رواہ البخاری و مسلم

ک اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا بنی ان قدرت
ان تصبح و تمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی و ذلک
من سنتی و من احب سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنۃ ۱۲ یعنی او
چھوٹے سے بیٹے میرے اگر قدرت رکھے تو یہ کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اس حال مین کہ نہو تیرے

۵۳ رواہ الترمذی

دل مین کدورت اور نفاق کسی کی طرف سے تو کر پھر فرمایا ای بیٹے میرے اور یہ صاف رہنا میری سنت سے ہی
اور جسنے دوست رکھی سنت میری پس تحقیق دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھ میرے جنت مین

ک اور فرمایا لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس
اجمعین ۱۲ یعنی نہین پورا مومن ہوتا ایک تمھارا یہان تک کہ ہون مین بہت دوست طرف اوسکے
باپ اوسکے سے اور فرزند اوسکے سے اور سب لوگون سے ۱۲

ک اور فرمایا من اکل طیبا و عمل فی سنۃ و امن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل
یا رسول اللہ ان ھذا الیوم لکثیر فی الناس قال و سیکون فی قرون بعدی یعنی جسنے
کھایا حلال اور عمل کیا موافق سنت کے اور امن مین رہے لوگ ہلاکت اور آفت اوسکی سے داخل ہوگا

۵۴ یہ فصل متعلق رفع نقصان سے بین ۱۲

جنت مین یعنی سابقین کی جماعت کے ساتھ پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ تحقیق یہ کام
آج کے دن یعنی ہمارے زمانے مین بہت ہی لوگون مین یعنی بعد اسکے کیا حال ہوگا فرمایا ہان اس
زمانے مین تو بہت ہی اور قریب ہی کہ ہوگا اون لوگون مین کہ بعد میرے پیدا ہون گے یعنی منقطع نہین
ہونے کی خیرات میری سے بالکل اگرچہ تفاوت ہو قلت و کثرت کا اور اخیر زمانے مین بھی لوگ متقی ہونگے ۱۲

ک ولا تقربوا الزنی انہ کان فاحشۃ ط وساء سبیلا ۱۲ یعنی پاس بھی نہ پھٹکو
زنا کے کہ بلاشبہہ وہ بیحیائی اور بری راہ ۱۲

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ما من قوم یظھر فیھم الزنا الا اخذوا بالسنۃ

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا یعنی اے ایمان والو فرمانبرداری کرو اللہ تعالی کی اور فرمانبرداری
کرو رسول کی اور اونکی کہ صاحب حکم کے ہین تم مین سے یعنی حاکم اور علما اور خاوند وغیرہم بشرطیکہ
خلاف شرع حکم نہ کرین پس اگر خلاف کرو تم کسی چیز مین تو پھیرو تم اوسکو طرف اللہ کے یعنی اوسکی کتاب کے
اور طرف رسول اوسکے کے یعنی اونکی زندگانی مین اور بعد اونکے اونکی سنت کی طرف اگر ایمان رکھتے ہو تم
ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ بہتر ہی اور بہت خوب ہی اعتبار سے مآل کار کے ۵ ۱۲

ك فرماتا ہی اللہ تعالے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ یعنی کہو
اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالے ۵ ۱۲

ك فرماتا ہی اللہ تعالے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ
لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنی قسم ہی تیرے رب کی
نہین مومن ہونے کے لوگ یہان تک کہ حکم کرین تجکو اوس چیز مین کہ اختلاف کرین آپس مین پھر
نہ پاوین اپنے دلون مین تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرے تو اور تابعدار ہون تیرے حکم کے تابعدار ہونا ۵ ۱۲

ك اور فرمایا وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ یعنی اور جو کہ فرمانبرداری
کرتے ہین اللہ کی اور رسول کی پس وہ لوگ ساتھ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہی اللہ نے اونپر کہ وہ
نبی ہین اور صدیق اور شہداء اور صالحین ۵ ك اور فرمایا وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ یعنی اور جو کوئی اطاعت کرتا ہی رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوسنے اللہ کی ۵ ۱۲

ك اور فرمایا يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ
یعنی دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اونھون نے اور نافرمانی کی ہی
رسول کی برابر کیجاوے ساتھ اونکے زمین یعنی ہوجاوین مٹی مانند زمین کے بسبب
شدت ہول اوس دن کے جیسے کہ اور آیت مین ہی وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۵ ۱۲

ك اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَىٰ قِيلَ
وَمَنْ أَبَىٰ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَىٰ یعنی سب امت میری

۵ ۱۲ اور کیلئے کا فرای کے کا کے کو جاتا ہین یعنی ۵۳ اور اوہ البخاری ۱۲

اور کفین سے جو چاہتا ہی کرتا فرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالی جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے کے ف یعنی نافرمانی کرنے والے کی زندگانی مین پہلے مرنے اسکے کے اور ممکن ہی یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کے پہلے مرنے اُنکے کے اور بہرصورت عذاب آخرت بھی باقی رہیگا پھر احتمال ہی کہ ہون بیچ حکم انکے کے تمام حقوق بندون کے اسلیے کہ مثل اس وعید کے وارد ہوا ہی بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کے بھی اور یہ نہایت شدید و تغلیظ ہی اوپر نافرمانی کرنے ماں باپ کے ۱۲ ح ع ۵

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حَقُّ كَبِيرِ الْاَخْوَةِ عَلٰى صَغِيرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ یعنی حق بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر مانند حق باپ کے ہی اوپر بیٹے اپنے کے ۱۲

ك اللہ تعالے فرماتا ہی وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنی اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لے لو اُسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس باز رہو ۱۲

ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ یعنی ای لوگو نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو بہشت کے اور دور کرے تمکو دوزخ سے مگر تحقیق جو حکم کیا ہی مینے تمکو ساتھ اُسکے اور نہین کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو دوزخ سے اور دور کرے تمکو بہشت سے مگر تحقیق جو منع کیا ہی مینے تمکو اُس سے اور تحقیق روح الامین یعنی جبرئیل نے پھونکا دل میرے مین یعنی وحی خفی لائے کہ تحقیق کوئی نفس ہرگز نہین مرنے کا یہان تک کہ پورا لے لے رزق اپنا ف آگاہ ہو پس ڈرو اللہ سے اور میانہ روی کرو طلب مین ف۳ اور نہ باعث ہو تمکو دیر کر پہونچنا رزق کا یہ کہ طلب کرو اُسکو اللہ کے گناہون سے پس تحقیق نہین ہاتھ آتی ہی وہ چیز کہ نزدیک اللہ کے ہی یعنی رزق حلال مگر ساتھ طاعت اُسکی کے ۱۲

ك فرمایا اللہ تعالی نے یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

ف۱ یہ مضامین متعلق امر دنیا ہین باعتبار اسکے کہ حصول اطاعت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امر کو بجا لانا اسکے اور امر کو بجا لانا ہے بوجہ موجب طاعت الرسول فقد اطاع اللہ کے و صلی ہذا القیاس حال نذر ہی اور ہدیہ کا

ف۲ یعنی نہین کرتا

ف۳ یعنی نہین کرتا

هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ یعنی وہ دونون جنت ہین تیری اور دوزخ ہین تیری ف یعنی حق انکا رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت مین اور ترک کرنا نافرمانی کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ مین ح

ل تحقیق بندہ کہ مرتے ہین ماں باپ اوسکے یا ایک او نمین سے اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پھر ہمیشہ رہتا ہی بندہ دعا کرتا واسطے اونکے واستغفار کرتا واسطے اونکے یہان تک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار ف یعنی دعا واستغفار فرزند کی والدین کے لیے بعد از مرنے اونکے کے وہ فائدہ رکھتی ہی کہ اگر ناراض گئے ہون وہ تو بھی حق تعالی اونکو راضی کردیگا اوس سے اور لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والون کے ساتھ ماں باپ کے اور رضا جویون اونکے کے ح

ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ فرمان برداری کرنے والا ہی خدا ے تعالی کی بیچ حق ماں باپ اپنے کے یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ثابت ہین اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوے بہشت سے اور اگر ایک ہو ماں باپ مین سے یعنی اطاعت کی گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ نافرمانی کرنے والا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اس حال مین کہ کھلے ہین اوسکے لیے دو دروازے دوزخ سے اور اگر ایک ہی ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکے ظلم کرین اوسپر فرمایا اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر

ف تین بار فرمایا واسطے تاکید اور مبالغہ کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہی نہ دینیہ مین اسلیے کہ فرمان برداری ماں باپ کی اگر مخالف دین کے ہو تو روا نہین اور اس سے معلوم ہوا کہ چونکہ اطاعت ومعصیت والدین کی بموجب فرمودۂ حق کے ہی حقیقت مین طاعت ومعصیت اللہ تعالی کی ہی ح

ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کے اون دونون مین سے دیکھنا محبت وشفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سے کہ تمھارے گمان مین ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ح

ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمام گناہ یعنی سوائے شرک کے بخشتا ہی اللہ تعالے

تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ تعالیٰ اوسکے
ق بیل اور چرانے والے اوسکے یعنی غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانے والوں کا کیا باعتبار
اکثر اور غلبہ کے والا ایک روایت میں آیا ہی کہ اوسکی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ
بہت ہوئے اموال قسم اونٹ اور بیل اور بکریوں اور غلام ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے حالت سختی اور کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا انکی قبول
کی اس سے اور آنحضرت نے اوسکو اس قوم سے بیچ عوض تنا اور ذکر فضائل کے ضروری اور اگر استحباب
نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمیں ہی فضیلت سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی اونکو سب اہل و اولاد
اور احتراز کرنا اونکی محنت و مشقت سے اور مدنظر رکھنا اونکی راحت و آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا
سونے کو مکروہ ہی خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کے مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور
معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کے محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے
اور نہونے مانع کے اور خواہش نفس کے خصوصاً بیچ شہوت ستر کے کہ زور دشوار اوسکا غالب تر اور
سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف غیر کے مال میں
بغیر اذن اوسکے کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اوسکے جیسا کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز
ہی اور موقوف ہی مالک کی اجازت پر اور بعد اوسکی اجازت کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک
اور ادا ہے امانت اور خوش معاملگی امر خوب اور پہونچانے والے ہیں قرب و کرامت کو نزدیک حق کے
اور معلوم ہوا کہ دعا بندے کی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی
محنت و ابتلا سے ہی اور معلوم ہوا کہ کرامت اولیا کی حق ہی جیسے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی
ل تحقیق چاہا میں آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو جاؤں
میں اور تحقیق آیا میں کہ مشورہ کروں آپ سے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے ماں کہا کہ ماں فرمایا الزم رکاب
اوسکو فان الجنۃ عند رجلہا یعنی اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤں اوسکے کے ہی ف
یعنی ماں کے پاؤں پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث در آنے کا ہی بہشت میں اور یہ عبارت کنایہ ہی
نہایت خضوع و تذلل سے کہ حکم کیا ساتھ اوسکے اولاد کو واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ
ل ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کے فرمایا

هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ یعنی وہ دونون جنت مین تیری اور دوزخ ہین تیری ف یعنی حق انکا
رضا اونکی ہی کہ سبب ہی داخل ہونے کی بہشت مین اور ترک کرنا نافرمانی کا کہ باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ مین ح
ث تحقیق بندہ کہ مرتے ہین ماں باپ اوسکے یا ایک اونمین سے اس حال مین کہ تحقیق وہ بندہ
ماں باپ اپنے کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پھر ہمیشہ رہتا ہی بندہ دعا کرتا واسطے اونکے واستغفار کرتا واسطے
اونکے یہان تک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار ف یعنی دعا واستغفار فرزند کی والدین کے لیے بعد از مرنے
اونکے کے وہ فائدہ رکھتی ہی کہ اگر ناراض گئے ہون وہ تو بھی حق تعالی اونکو راضی کردیگا اوس سے اور
لکھیگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنے والون کے ساتھ ماں باپ کے اور رضا جویون اونکے کے ح
ث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ فرمان برداری کرنے والا
ہی خدا کے تعالی کی بیچ حق ماں باپ اپنے کے یعنی حق اونکا ادا کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال مین کہ ثابت
ہین اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ایک ہو ماں باپ مین سے یعنی اطاعت
کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال مین کہ نافرمانی کرنے والا
ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہی اس حال مین کہ کھلے ہین اوسکے لیے دو دروازے دوزخ سے
اور اگر ایک ہی ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ
ماں باپ اوسکے اوسپر ظلم کرین فرمایا اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر اور اگرچہ ظلم کرین اوسپر
ف تین بار فرمایا واسطے تاکید اور مبالغہ کے اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ مین ہی نہ دینیہ مین اسلیے کہ
فرمان برداری ماں باپ کی اگر مخالف دین کے ہو تو روا نہین اور اس سے معلوم ہوا کہ چونکہ اطاعت
ومعصیت والدین کی بموجب فرمودہ حق کے ہی حقیقت مین طاعت ومعصیت اللہ تعالی کی ہی ح
ث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ سے کہ دیکھے
طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کے اون دونون مین سے دیکھنا محبت وشفقت کا مگر کہ لکھتا ہی
اللہ تعالی واسطے اوسکے بدلے ہر دیکھنے کے حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا
صحابہ نے اور اگرچہ دیکھے ہر روز سو بار فرمایا ہان اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز
سے کہ تمھارے گمان مین ہی کہ کیونکر لکھا جاویگا عوض ہر نظر کے حج مقبول ح
ث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام گناہ یعنی سوائے شرک کے بخشتا ہی اللہ تعالے

تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضا تیری کے تو کھولدے تو پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھولدیا اللہ تعالیٰ نے اور بے

ف بیل اور چرانے والے اوسکے یعنی غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانے والوں کا کیا باعتبار

اکثر اور اسلئے کہ والا ایک روایت میں آیا ہی کہ اوسکی ضروری سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ

بہت ہوئے اموال قسم اونٹ اور بیل اور بکریون اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

مستحب ہی وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کے حالت سختی اور کرب میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے دعا انکی قبول

کی اس سے اور آنحضرت نے اوسکو اس قوم سے بیچ معوض ثنا اور ذکر فضائل کے ضروری اور اگر استحباب

نہو تو جواز تو یقینی ہی اور اسمیں ہی فضیلت سلوک کرنے کی ماں باپ سے اور ترجیح دینی اونکو سب اہل و اولاد

اور احتراز کرنا اونکی محنت و مشقت سے اور مدنظر رکھنا اونکی راحت و آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا

سوتے کو مکروہ ہی خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کے مگر واسطے نماز کے وقت فوت ہونے فرض کے اور

معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنے نفس کے محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے

اور نہونے مانع کے اور خواہش نفس کے خصوصاً بیچ مشتہوت ستر کے کہ زور دشورا اوسکا غالب تر اور

سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالات ہی مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف غیر کے مال میں

بغیر اذن اوسکے کے جائز ہی اگر اجازت دے بعد اوسکے جیسا کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز

ہی اور موقوف ہی مالک کی اجازت پر اور بعد اوسکی اجازت کے نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک

اور ادا اسے امانت اور خوش معاملگی امر خوب اور پہونچانے والے ہین قرب و کرامت کو نزدیک حق کے

اور معلوم ہوا کہ دعا بندے کی بعد از وقوع بلا کے مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی

محنت و ابتلا سے ہی اور معلوم ہوا کہ کرامت اولیا کی حق ہی جیسے کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی حج

ل تحقیق چاہا ہمنے آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو جاؤن

میں اور تحقیق آیا ہون کہ مشورہ کرون آپ سے پس فرمایا کیا ہی واسطے تیرے ماں کہا کہ ہان فرمایا لازم پکڑ

اوسکو فان الجنۃ عند رجلہا یعنی اسلیے کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤن اوسکے کے ہی ف

یعنی ماں کے پاؤن پاس رہ اور خدمت اوسکی کر کہ باعث در آنے کا ہی بہشت میں اور یہ عبارت کنایہ ہی

نہایت خضوع و ذلل سے کہ حکم کیا ساتھ اولاد کو واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ

ل ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کے فرمایا

ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کے تھے دور پڑے پس دور چلا گیا میں چرانے کو پس نہ آیا میں گھر میں
یہان تک کہ شام ہو گئی پس پایا میں نے ان باپ کو کہ سو رہے پس دوہ دوہا میں نے جیسا کہ تھا دوہتا
پس لایا میں باسن دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے پس کھڑا رہا میں ان باپ کے سر کے پاس اس حال میں
کہ مکروہ جانا میں نے جگانا اونکا اور مکروہ جانا میں نے یہ کہ دوہن میں بچون کو پہلے اونسے اور بچے روتے اور چلاتے
تھے مارے بھوک کے میرے پاؤن کے پاس پس یہی ہا حال میرا اور حال اونکا یعنی ان باپ سوتے تھے اور بچے
فریاد کرتے تھے اور میں کھڑا تھا یہان تک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق میں نے کیا یہ واسطے محض
طلب رضا تیری کے تو کھولدے واسطے ہمارے اس پتھر میں سے کھولنا کہ دیکھیں اوس کشادگی سے آسمان کو
پس کھولدیا اللہ تعالیٰ نے واسطے اونکے یہان تک کہ دیکھا انھون نے آسمان کو اور کہا دوسرے نے یا الٰہی
تحقیق تھی میرے چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا میں اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنے مردون کے عورتون کو پس
طلب کیا میں نے طرف اوسکے نفس اوسکے کو یعنی خواہش کی میں نے اوسکی صحبت کرنے کی پس بھچا میں نے اوسکے
بلانے کے لیے پس انکار کیا اوسنے یہان تک کہ لاؤن میں اوسکے پاس سو دینار پس کوشش کیا میں نے
یہان تک کہ بہم پہونچائے میں نے سو دینار پس لایا میں اوس سے ساتھ اون دیناروں کے پس جب کہ
بیٹھا میں درمیان دونون پاؤن اوسکے کے یعنی جماع کے لیے کہا اوسنے اے بندے اللہ کے ڈر اللہ سے
اور نہ کھول تو مہر کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اٹھ کھڑا رہا میں اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کے چھوڑ دیا
میں نے اوسکو یا الٰہی اگر جانتا ہے تو کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے تو کھولدے واسطے
ہمارے اس پتھر سے پس کھولی واسطے اونکے اللہ تعالیٰ نے اور کشادگی اور کہا تیسرے نے یا الٰہی
تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق چاولون کے پس جب کہ چکا وہ کام اپنا کما دے
مجکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اوسپر حق اوسکا یعنی دینے لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوسسے
پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اون چاولون کی یہان تک کہ جمع کیے میں نے اوس سے یعنی حاصل زراعت سے
بیل اور چرانے والے اونکے پس آیا میرے پاس مزدور یعنی بعد ایک مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم
مجپر اور دے مجکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو طرف ان بیلون کے اور چرانے والون اونکے کے کہ حق تیرا ہی پس
کہا مزدور نے ڈر اللہ سے اور نہ ہنسی کر مجھسے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا تجھسے پس لے تو ان
بیلون کو اور چرانے والون انکے کو پس لیا اوسنے انکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ

کچھ یعنی ماں باپ سے اونکی زندگی مین سلوک کرتا تھا آیا باقی رہا ہی اونکے سلوک سے کچھ کہ کرون
مین اوسکو بعد مرنے اونکے یعنی بعد اونکے مرنے کے بھی اونکے ساتھ سلوک کرنے کی کوئی
صورت ہی فرمایا نعم الصلوٰۃ علیھما والاستغفار لھما وانفاذ عھدھما من بعدھما
وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بھما والاکرام صدیقھما یعنی ہان دعا کرنی اونکے
لیے کہ آمین داخل ہی نماز جنازہ پڑھنی اونپر اور استغفار کرنا اونکے لیے اور پورا کرنا اونکی وصیت کو
بعد مرنے اونکے کے اور سلوک کرنا اونکے ناتے دارون سے کہ نہین سلوک کیا جاتا مگر واسطے ہان
باپ کے یعنی محض اونکی قرابت کے سبب سے اور واسطے طلب رضا اونکی کے کہ رضا سے حق متعلق
ہی ساتھ اوسکے نہ اور غرض کے اور تعظیم کرنی ہان باپ کے دوستون کی ۱۲

ل کہا ابو طفیل نے کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتے جعرانہ مین کہ نامہ ایک
موضع کا ہی ایک منزل مکے سے کہ ناگہان آئی ایک عورت یہان تک کہ نزدیک پہونچی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس بچھادی آپ نے اوسکے لیے چادر مبارک اپنی پس بیٹھ گئی وہ اوپر پس کہا مین نے
یعنی بعضے لوگون سے کہ کون ہی یہ پس کہا اونھون نے کہ یہ ہان ہی حضرت کی کہ جسنے دودھ پلایا تھا آپ کو

ف یعنی دایہ حلیمہ سعدیہ تھین اور ثویبہ ابولہب کی لونڈی نے بھی دودھ پلایا تھا آپ کو ابتدا مین
اور اختلاف ہی ان دونون کے اسلام مین اور اسیطرح حلیمہ کے خاوند کے اسلام مین ۱۲ منہ

ل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما ثلثۃ نفر یتماشون اخذھم المطر الخ
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ تین شخص چلے جاتے تھے باہم لیا اونکو بڑے مینھ نے پس
گئے وہ طرف ایک غار کے کہ یہاڑ مین تھا پس گرا غار کے منھ پر ایک بڑا پتھر پہاڑ مین سے پس
بند کردیا اونپر منھ غار کا پس کہا اونھون نے آپس مین کہ دیکھو اون نیک اعمال کو کہ کیے
ہین تمنے خالص اللہ ہی کے لیے یعنی نہ ازراہ ریا اور غرض کے پس دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھ وسیلے
اون عملون کے امید ہی کہ کھول دے اللہ تعالی اوس پتھر کو پس کہا ایک نے اون مین سے کہ الٰہی
تحقیق تھے واسطے میرے ماں باپ بوڑھے بڑے اور حال آنکہ تھے میرے بچے چھوٹے اور تھا مین چرا تا پھر ان پر
خرچ کرون مین دودھ اونکا اونپر جب کہ شام کو آتا مین اون بچون کے پاس اور دودھ دہنا شروع کرتا مین ساتھ
ماں باپ اپنے کے پلاتا مین اونکو پہلے اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقاً ایک دن دور لے گئے مجکو درخت یعنی

لہ واخرجہ ابن سعد بعد ارتفاع تین شانزدہ روز آنجا بودہ و تسمت اموال نمودہ بود

حکایت بیکصد

ماں باپ کا اور نہ ہمیشہ شراب پینے والا ف مَنَّان منت سے ہی یعنی دے کر احسان جتاوے
یہ برا ہی فرمایا اللہ تعالی نے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى
اور بعضوں نے کہا کہ مَنَّان من سے ہی بمعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور عاق سے مراد ہی
ایذا دینے والا ماں باپ کا اور اقربا کا بے جہت شرعی کے یا عاق مخصوص ہی ساتھ ایذا دینے
والدین کے یا ایک کے ان دونوں میں سے اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہی کہ نجات پاوے ہوون
کے ساتھ نہیں داخل ہوگا یا بغیر عذاب کے نہیں داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالی چاہیگا تو بغیر عذاب
کے بھی داخل کردیگا بموجب وعدے اپنے کے وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ ع ۵

ك فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم نسبون میں سے اوسقدر کہ سلوک کرو تم
ساتھ اوسکے اپنے ناتے داروں سے اسواسطے کہ سلوک کرنا ناتے داروں سے سبب ہوتا ہی
محبت کا اقارب میں اور سبب ہوتا ہی کثرت و برکت کا مال میں اور سبب ہوتا ہی تاخیر کا اجل میں
ف سیکھو تم الخ یعنی باپ اور دادا اور نانا اور دادیوں اور نانیوں اور اولاد اونکی کو اور تمام
اقربا کو پہچانو اور نام اونکے یاد رکھو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ اونسے سلوک کرنا چاہیے جانو تم
کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہی ۵ ح ۵

ك ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بلاشبہ میں پہونچا ہوں ایک
گناہ بڑے کو پس کیا ہی میرے لیے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو اللہ تعالی کے رجوع کرنے کا مجھ پر
ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے اوس سے فرمایا آپنے هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ یعنی کیا ہی
واسطے تیرے ماں کہا اوسنے کہ نہیں فرمایا هَلْ لَّكَ مِنْ خَالَةٍ یعنی کیا ہی تیرے لیے خالہ کہا اوسنے کہ ہاں ہی
فرمایا آپ نے فَبِرَّهَا یعنی پس سلوک کر اوس سے ف تا بخشا جاوے گناہ تیرا اس سے
معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب ہی کفارہ گناہون کا اگرچہ کبیرہ بھی ہون یا آنحضرت نے اوسکو خاص
اوس شخص کے حق میں بوحی معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ اوسکے نزدیک بسبب قوت ایمانی کے وہ گناہ بڑا معلوم
ہوتا ہو اور فی الواقع میں وہ صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم ماں کا رکھتی ہی ۵ ح ۵

ك کہا ابو اسید صحابی نے اوسوقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان
آیا آپ کے پاس ایک شخص بنی سلمہ سے پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی ہی نیکی ماں باپ میرے کے سے

لوگ گنہگار اور فاسق و کافر ہین اور رزق اونکا فراخ ہی یہ نسبت مومنون اور مطیعون کے پس بعضے قابل
کرنے ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا
ہی اوس سے اور اگر مراد رزق دنیا رکھین کہ مال اور حشمت و کامرانی ہی تو مراد یہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی
حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سے کہ صاف ہو کدورت
و ظلمت سے جیسے کہ متقیون اور مطیعون کے لیے ہی قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ عَمِلَ
صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً بخلاف اہل فسق و فجور کے
کہ حاصل ہی اونکے وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتے ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور
خوف نقصان اور فوت ہونے اوسکے سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ
لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا اور اگر مومن ہی تو فکر بد انجامی گناہ سے ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت
اور خوش گذرانی اوسکی کے رہ پاتی ہی ۱۲ اور مفصل بیان اسکا مظاہر حق مین ہی ۱۲
ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ یعنی نہین
اترتی رحمت اوس قوم پر کہ اونمین کاٹنے والا ناتے کا ہو ف مراد قوم سے وہ لوگ ہین کہ مدد کرتے
ہین کاٹنے والے ناتے کی کاٹنے ناتے پر یا انکار نہین کرتے اوسپر اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد رحمت سے
منہم ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسے منجر بسبب نحوست کاٹنے ناتے کے ۱۲
ف فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰى اَنْ يُّعَجِّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ
فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ یعنی نہین کوئی گناہ لائق
اس بات کے کہ جلدی کرے اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنے اوسکے کے آخرت
مین نکل جانے سے اطاعت امام سے اور کاٹنے ناتے کے سے ف یعنی ان دونون گناہون پر
دنیا مین بھی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بھی عذاب ہوگا چونکہ اقران دو گناہون کا دنیا مین بھی
ہوتا ہی یعنی ہر جا مرج عالم مین اور کینہ و عداوت دلون مین عذاب انکا دنیا مین بھی جلدی ہوتا ہی اور آخرت
مین بھی ہوگا اور اگرچہ بعضے اور گناہ بھی یہ صفت رکھتے ہین لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع ترہین ۱۲
ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَّلَا عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ
خَمْرٍ نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکھنے والا بعد دینے کے اور نہ نافرمانی کرنے والا

ل یعنی جو لوگون
عمل کرتے
بندگی و پاکبازی
مین مشغول
اور وہ ہین
ایمان دار
پس زندہ
رکھینگے ہم
اوسکو زندگانی
خوش ۱۲
ل یعنی
جسنے دور کردی
کسی
کسی سے
بعضے
بعضے

ساتھ اقربا کے کہ اگر وہ اسپر احسان کرتے ہین تو یہ بھی اونپر احسان کرتا ہی ولیکن صلۂ رحم کرنے والا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوے رحم اوسکا یعنی رعایت نہ کیجاوے حق قرابت اوسکے کی بھل کرے رحم کو یعنی رعایت کرے اوسکے حق کی ف لکھا ہی علمانے کہ جو امر وہ ہی کہ خواہ اپنا کسی سے نہ طلب کرے اور حق اور دونکا ادا کرے ۵ح

ل آیا ہی کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لیے قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون مین اونسے اور وہ نہین سلوک کرتے ہین مجسے اور احسان کرتا ہون مین اونسے اور وہ برائی کرتے ہین مجسے اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون مین اونسے اور وہ جہل کرتے ہین مجسے یعنی برا کہتے ہین اور غضب ہوتے ہین مجسے پس فرمایا لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ یعنی اگر ہو تو جیسا کہ کہتا ہی تو پس گویا کہ پھکاتا ہی تو اونکو راکھ گرم اور ہمیشہ ہی ساتھ تیرے اللہ کی طرف سے مددگار اور دفع کرنے والا شر ایذا اونکے کا جبتک کہ ثابت و مستقیم رہے تو اس صفت پر ف پھکاتا ہی ایخ یعنی چونکہ شکر ازنیکی تیری کا نہین ادا کرتے ہین حرام ہی عطا تیری اور حلم آگ کا رکھتی ہی اونکے پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہی اونکو کھانے اوسکے سے ساتھ راکھ گرم کے اور بعضون نے کہا کہ تو بسبب احسان کرنے کے اونپر رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو اوگے نفسون اونکے کے مانند اوس شخص کے کہ منہ مین ڈالتا ہی راکھ گرم کو اور کھاتا ہی اوسکو اور بعضون نے کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکھ گرم کے ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو ۵ح

ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ یعنی نہین پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہی اوسکو ف مراد تقدیر سے تقدیر معلق ہی نہ مبرم اوس کو اللہ تعالی نے سبب گردانا ہی رد کرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نے مقرر کیا کہ بندہ دعا کریگا اوس سے یہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الٰہی کے یہی حکم رکھتے ہین جیسے کہ دوا مین طبیبہ شفا کے لیے اور اعمال بندون کے واسطے داخل ہونے بہشت و دوزخ کے اور مراد زیادتی عمر سے برکت ہونا ہی اوسمین جیسا کہ اوپر بیان مفصل اوسکا ہوچکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت

اور صلۂ رحم ساتھ کلام کے بھی ہوتا ہی اگرچہ ساتھ سلام کے ہو اور وہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف
قدرت اور حاجت کے پس بعض اوسمین سے واجب ہی اور بعض مستحب اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل
کیا غایت اوسکا نہین نام رکھا جاویگا قاطع رحم اور اگر قصور کیا اوس چیز سے کہ قادر ہی اوسپر
اور لائق تھا اوسکو یہ کہ کرے اوسکو نہین نام رکھا جاویگا صلہ کرنے والے کا ۵

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ وَصَلَكِ
وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ یعنی لفظ رحم اشتقاق کیا گیا ہی اور لیا گیا ہی لفظ رحمن سے
پس فرمایا اللہ تعالی نے یعنی رحم کو کہ جو شخص ملاوے تجکو یعنی رعایت تیرے حق کی کرے
ملاؤنگا مین اوسکو یعنی ساتھ رحمت کے اور جو شخص کہ کاٹے تجکو کاٹونگا مین اوسکو یعنی اپنی رحمت
سے محروم رکھونگا ف معنی یہ ہین کہ رحم اثر ہی آثار رحمت اوسکے سے اور متصل ہی ساتھ اوسکے
پس قطع کرنے والا اوس سے قطع کرنے والا ہی رحمت خدا سے اور وصل کرنے والا اوسکا ملنے والا
ہی طرف رحمت خدا کے تعالی کے جیسے فرمایا حضرت نے فقال اللہ الخ ۴ اور تحقیق کامل اوسکی مظاہر حق مین ہی

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ یعنی رحم لٹکایا گیا ہی ساتھ
عرش کے کہتی ہی یعنی بطریق خیر و دعا کے مَنْ وَّصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ
یعنی جو شخص کہ ملاوے مجکو ملاویگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو شخص کاٹے مجکو کاٹیگا
اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے ۵ ف لٹکایا گیا ہی یعنی پکڑے ہوے ہی عرش رحمن کا اور پناہ
مانگتا ہی اوس سے قطع رحم سے اور خبر دیتا ہی حکم صلۂ رحم اور قطع رحم سے ازادۂ تلذذ کے ساتھ
اوس چیز کے کہ سنتا ہی اللہ تعالے سے یا بطریق دعا کے ۴

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ یعنی نہین داخل ہوگا
بہشت مین کاٹنے والا ناتے کا ف کہا نووی نے مراد یہ ہی کہ جو کوئی کاٹے رحم کو حلال
جانکر بغیر سبب بغیر شبہہ کے باوجود علم کے ساتھ تحریم اوسکی کے وہ بہشت مین نہین داخل ہونے کا
اور یا یہ مراد ہی کہ ساتھ نجات پائے ہوؤن کے اور سابقین کے نہین داخل ہوگا ۴

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِیْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ
اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا یعنی نہین ہی صلۂ رحم کرنے والا یعنی کامل مکافات کرنے والا یعنی

دوستون سے بعد از مرنے یا غائب ہونے باپ کے ف یعنی باپ مرگیا ہو یا سفر مین ہو اوسکے
پیچھے اوسکے دوستون سے احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی
نہایت نیکی کی ل فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُبْسَطَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ
وَیُنْسَأَ لَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ یعنی جو شخص چاہے کہ کشادگی کی جاوے اوسکی روزی مین
اور تاخیر کیجاوے اوسکی اجل مین یعنی عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناتے داروں سے
ف تاخیر اجل مین سوال مشہور ہی کہ اجل اور رزق مقدر ہین نہ زیادہ ہوتے ہین نہ ناقص
فرمایا اللہ تعالی نے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ جواب
اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پایا جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق خیر
اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہی یا درازی عمر ساتھ بقاے نام نیک کے ہی جہان مین یا اولاد صالح مراد
ہی کہ بعد اوسکے دعا کرین اور نام نیک اسکا باقی رکھین کہ بقاے اولاد پیدایش ثانی ہی مرد کے لیے اور
حقیقت مین حق سبحانہ وتعالی نے سلوک کرنے کو ناتے داروں سے سبب فراخی رزق اور درازی
عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے سبب پیدا کیا ہی جسکے لیے چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی
دراز کرے توفیق اوسے حقوق کی بخشتا ہی ۱۲ اور زیادہ تر تحقیق اسکی مظاہر حق شرح مشکوۃ مین ہی جو چاہے دیکھ لے
ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ اِلَخ
یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نے خلق کو پس جب پیدا کر چکا اوسکو کھڑی ہوئی قرابت پس پکڑی کہ اللہ تعالی کی اِلخ
ف پس فرمایا مہ یعنی کیا کہتی ہی کہا اوسنے هٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِیْعَةِ
یعنی یہ جگہ کھڑے ہونے پناہ مانگنے والے کی ہی ساتھ تیرے قرابت کے کاٹنے سے ف فرمایا
اللہ تعالی نے اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰی یَا رَبِّ
یعنی کیا نہین راضی ہوتی ہی تو اسپر کہ ملاؤن مین اوسکو یعنی سلوک و انعام و احسان کرون اوسپر کہ ملاوے تجکو یعنی
سلوک کرے تجسے اور توڑون مین اوس سے یعنی احسان و انعام نکرون اوسپر کہ توڑے تجکو کہا اوسنے ہان
اے رب میرے راضی ہون فرمایا اللہ تعالی نے فَذٰلِكِ یعنی پس یہ وعدہ ثابت ہی تیرے لیے ۱۲
ف نہین خلاف ہی اسمین کہ صلہ رحم واجب ہی اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہی اور صلہ رحم کے
درجے ہین کہ بعض اونکا بلند تر ہی بعض سے اور ادنی اونکا چھوڑنا مہاجرت یعنی ترک ملاقات کا

بعضون نے دلیل پکڑی ہی کہ ماں کے لیے تین حصے احسان ہی بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ وہ اٹھاتی
ہی بوجھ حمل کا اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہی کہ حق والدہ کا
بہت بڑا ہی باپ کے حق سے اور نیکی و احسان کرنا اُسپر واجب تر اور موکد تر ہی اور اگر جمع کرنا درمیان
رعایت حق دونون کے متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کے حق کی مشکل ہو جیسے کہ ہر ایک بسبب
رعایت کرنے حق دوسرے کے آزردہ ہوتا ہو تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب رکھا و خدمت
و انعام مین حق ماں کا اور یہ بھی ماں باپ کے حقوق مین سے ہی کہ اِن سے تواضع اور تملق کرے اور انکی محبت
کرے یہان تک کہ راضی ہون اور مباح چیزین اطاعت انکی کرے اور بے ادبی نہ کرے اور تکبر سے پیش نہ آوے
اگرچہ مشرک ہون اور آواز اپنی اونکی آواز سے بلند نہ کرے اور اونکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اونسے
پہل نہ کرے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر مین نرمی کرے اور انکیار کرے اگر قبول نہ کرین سکوت کرے اور
دعا و استغفار مین مشغول ہوا اور یہ ادب قرآن شریف سے نکالا گیا ہی ہیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم علیہ
السلام کے اپنے باپ کو ۵ ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ
رَغِمَ اَنْفُهٗ الخ یعنی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی یعنی خوار
و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہی وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق مین آپ یہ بددعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے
ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے یا بڑھاپے کو ایک نے یا دونون نے پھر نہ داخل ہوا
بہشت مین یعنی خدمت اونکی نہ کی اور اونکو اپنے سے راضی نہ رکھا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہی ۵
ل کہا اسماء بیٹی ابوبکر کی نے کہ آئی میرے پاس ماں میری یعنی نکے سے مدینے مین اور وہ
تھی مشرکہ بیچ زمانے صلح قریش کے یعنی یہ آنا اوسکا اوسوقت مین تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ اونسے لڑنے کے نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس کہا مینے یا رسول اللہ
تحقیق ماں میری آئی ہی میرے پاس اور وہ بیزار ہی اسلام سے آیا پس سلوک کرون مین اوس سے
فرمایا نعم صِلِیْهَا یعنی ہان سلوک کر اوس سے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ
کافر ہون تو بھی اُنسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اوسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہی ۵ ح ۵
ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ
اَبِیْهِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ یعنی تحقیق نیکی مین نیکیون سے احسان کرنا آدمی کا ہی اپنے باپ کے

کہا اونسنے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا اَنْفِقْهُ عَلٰی خَادِمِكَ یعنی خرچ کر اوسکو اپنے خادم
کہا اونسنے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا اَنْتَ اَعْلَمُ یعنی تو داناتر ہی یعنی اوسکے مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مستحق جانے اوسکو دے ۱۲
۷ روایت ہی انس سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بہت مالدار مدینے کے انصار مین قسم کھجورون سے اور تھا
بہت محبوب مالون اونکے سے طرف اونکے بیرحاء کہ نام اونکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد ہوی کے
اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اوسمین اور پیتے پانی اوسمین کا کہ اچھا تھا یعنی
شیرین یا حلال بلاشبہہ کہا انس نے پس جب اوتری یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی
ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کو یعنی جنت کو یہان تک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے ہوے
ابو طلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا یا رسول اللہ بلاشبہہ اللہ تعالی فرماتا ہی
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط اور تحقیق بہت محبوب مال میرے سے طرف میرے
بیرحاء ہی اور تحقیق وہ صدقہ ہی واسطے اللہ کے امید رکھتا ہون نیکی اوسکی کی اور امیدوار ہون ذخیرہ
رکھنے اوسکے کا نزدیک اللہ تعالی کے پس رکھو اوسکو ای رسول خدا کے جہان دکھلاوے تمکو اللہ
یعنی آپ جہان مناسب جانیے خرچ فرمایئے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخ بخ ذٰلِكَ
مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ یعنی شابش شابش یہ
یعنی بیرحاء مال ہی نفع دینے والا اور تحقیق سنا مینے جو کہا تونے اور تحقیق مین مناسب جانتا ہون
یہ کہ تقسیم کردے اوسکو اپنے قرابتیون مین یعنی محتاج قرابتیون مین تا ثواب صدقے کا بھی ہو اور صلہ رحم
کا بھی پس کہا ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ یعنی جو فرمایا آپنے تقسیم کیا اوس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قرابتیون مین اور چچا کے بیٹون مین ۱۲
۸ عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ کون بہت لائق ہی کہ مین اچھی صحبت رکھون یعنی سلوک اور
احسان اور خدمتگزاری کرون فرمایا اُمُّكَ یعنی مان تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا اُمُّكَ یعنی
مان تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا اُمُّكَ یعنی مان تیری کہا اوسنے پھر کون فرمایا اَبُوْكَ یعنی
باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ
اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ یعنی مان تیری پھر مان تیری پھر مان تیری پھر احسان کر
باپ اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے ف یعنی بعد مان باپ کے اور قرابتیون مین
ترتیب قرب کی معتبر ہی جو کہ بہت قریب ہی مقدم تر اور مستحق تر ہی ساتھ احسان کے اور اس حدیث سے

۷ رواہ البخاری ۱۲

۸ رواہ البخاری و مسلم ۱۲

آپ کی مجلس سے طرف عبداللہ بن مسعود کے تو مین نے کہا کہ تم مرد فقیر ہو اور ہمکو حکم فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ دینے کا پس تم جاکر حضرت سے پوچھو یہ کہ آیا کفایت کرتا ہی مجکو تصدق کرنا تمپر اور تمھاری اولاد پر ماتین پس اگر ہو یہ یعنی تصدق کرنا تمپر اور تمھاری اولاد پر کہ کفایت کرے مجسے تو تصدق کرون مین تمپر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون مین اوسکو طرف غیر تمھارے کے اونھون نے کہا بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرت کے دروازے پر وہان ایک عورت بھی پوچھنے کھڑی تھی قصہ طویل ہی حاصل یہ کہ حضرت سے اونھون نے بلال کے ہاتھ عرض کروا بھیجا آپنے فرمایا لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ یعنی اونکے لیے دوہرا ثواب ہی ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا ف نہ دیوے آدمی زکوۃ اپنی اپنی بیوی کو بالاتفاق اور نہ دیوے بیوی زکوۃ اپنی خاوند کو نزدیک ابو حنیفہ کے اسلیے کہ دونون شریک ہوتے ہین منافع مین عادۃً اور صاحبین کے نزدیک درست ہی بیوی کو کہ خاوند کے تئین زکوۃ دے پس امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اس حدیث مین صدقے سے مراد صدقہ نفل ہی اور صاحبین کے نزدیک صدقہ متحمل فرض اور نفل دونون کو ہی ۱۲ ع

ل روایت ہی ام المومنین میمونہ بیٹی حارث کی سے یہ کہ اونھون نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پھر ذکر کیا میمونہ نے یہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ یعنی اگر دیتی تو یہ لونڈی اپنے ماموون کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو ف اسلیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس اونکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی ۱۲ ع

ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ یعنی صدقہ دینا مسکین کو ایک صدقہ ہی یعنی ایک ثواب صدقے کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہی ایک صدقے کا اور دوسرا سلوک کرنے کا ناتے دار سے ۱۲

ل آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار ہی اور چاہتا ہون مین خرچ کرنا اوسکا فرمایا أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ یعنی خرچ کر اوسکو اپنے پر کہا اوسنے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ یعنی خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوسنے میرے پاس ایک دینار ہی فرمایا أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ یعنی خرچ کر اوسکو اپنے اہل پر یعنی بیوی اور ان باپ اور قرابتیون پر

ل رواہ البخاری و المسلم ۱۲

ل رواہ البخاری و المسلم ۱۲

ل رواہ احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم

رہ کا نہو اُسکو نماز سے بیحیائی اور برائی سے زیادہ نہین ہوتا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مگر دور ہوتا ہے

ک حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کتنی ایک باتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھین اور آپ نے جواب دیا از انجملہ یہ بھی پوچھا آپ سے کہ خبر دیجیے مجکو احسان سے یعنی نیکی کرنے سے فرمایا آپنے اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ یعنی احسان یہ ہی کہ عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کو گویا کہ تو اُسکو دیکھتا ہی پس اگر نہووے تو کہ دیکھے تو اُسکو پس بلاشبہ وہ دیکھتا ہی تجکو یعنی اگر نہووہ سامنے تیرے اسطرح کہ گویا تو دیکھتا ہی اُسکو تو ملاحظہ کر رویت اُسکی اور اطلاع اُسکی ترے حال پر

ک فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً یعنی جسوقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیون پر اور وہ آسمین توقع رکھتا ہی ثواب کی ہوتا ہی اُسکے لیے صدقہ یعنی بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دِينَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِينَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَدِينَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ یعنی ایک دینار ہی کہ خرچ کرے تو اُسکو اللہ کی راہ مین یعنی حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہی کہ خرچ کرے تو اوسکو بیچ آزاد کرنے بردے کے اور ایک دینار ہی کہ صدقہ دے تو مسکین کو اور ایک دینار ہی کہ خرچ کرے تو اُسکو اپنے اہل پر بہت بڑا اُن دیناروں مین اجر کے ثواب کے وہ دینار ہی کہ خرچ کیا تو نے اُسکو اپنے اہل پر

ک ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ واسطے میرے ثواب ہی خرچ کرنے مین اوپر بیٹون ابی سلمہ کے منہین ہین وہ مگر بیٹے میرے پس فرمایا اَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ یعنی خرچ کر اوپر پس تیرے لیے ہی ثواب اُس چیز کا کہ خرچ کرے تو اُنپر ف حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلے بیوی ابو سلمہ صحابی کی تھین اُنسے کئی بچے ہوے تھے عمر اور زینب اور دُرّہ جب وہ مرے تو حضرت سے نکاح ہوا اُنکا پس اُن بچون کو ام سلمہ کچھ دیا کرتی تھین اُسکو پوچھا کہ مجھے ثواب بھی ہوتا ہی اُنکے دینے مین یا نہین پس اس صورت مین مراد بیٹون سے سگے بیٹے ہونگے یا ابو سلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے اُنکے دینے کا حکم پوچھا اس صورت مین بیٹون سے سوتیلے بیٹے مراد ہونگے ع

ک زینب عبداللہ بن مسعود کی بیوی روایت کرتی ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تصدق کرو اے گروہ عورتون کے اگرچہ ہو تمھارے زیورون سے کہا زینب نے کہ جب مین پھر کر آئی

---

۱ بروایت متفق علیہ ۱۲

۲ اسلیے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

۳ یعنی خالص ہو ثواب کی نیت سے ۱۲

۴ یہ مضمون متفق علیہ ہی ۱۲

۵ رواہ مسلم ۱۲

۶ رواہ البخاری و مسلم ۱۲

اور نہین بھلائی اوس نعمت مین کہ نہین بقا اوسکو اور نہین بھلائی اوس دنیا مین کہ نہین اخلاص اوسمین

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الخ یعنی جسنے نگہبانی کی نماز پر ہوگی نماز اوسکے لیے نور اور دلیل اوسکے ایمان پر اور سبب نجات کی روز قیامت کے اور جسنے نہ نگہبانی کی نہین ہوگی نماز اوسکے لیے نور اور نہ دلیل اوسکے ایمان پر اور نہ سبب نجات کی اور ہوگا روز قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ابی بن خلف کے

ک اور کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مَنْ حَفِظَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ لِوَقْتِهَا وَدَاوَمَ عَلَيْهَا اَكْرَمَ اللّٰهُ بِتِسْعِ كَرَامَاتٍ الخ یعنی جسنے نگہبانی کی پانچون نمازون کی وقت پر اور ہمیشگی کی اونپر بخشے اللہ نو بزرگیان ایک تو یہ کہ دوست رکھے اللہ اوسکو اور رہے بدن اوسکا تندرست اور نگہبانی کرین اوسکی فرشتے اور اوترے برکت اوسکے گھر مین اور ظاہر ہو اوسکے منہ پر نشانی نیکون کی اور نرم کرے اللہ دل اوسکا اور گذر جاوے پل صراط پر مانند بجلی چمکنے والی کے اور نجات بخشے اوسکو اللہ دوزخ سے اور اوتارے اوسکو اللہ سایے مین اون لوگون کے کہ نہین ڈر اونپر اور نہ غمگین ہونگے

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ وَفِيْهَا عَشْرُ خِصَالٍ زَيْنُ الْوَجْهِ الخ یعنی نماز ستون ہے دین کا اور اوسمین دس باتین ہین خوبصورتی چہرے کی اور روشنی دل کی اور آرام بدن کا اور انس یعنی دل لگی قبر مین اور جگہ اوترنے رحمت کی اور کنجی آسمان کی اور بوجھ میزان اعمال کا اور سبب خوشنودی پروردگار کا اور قیمت بہشت کی اور پردہ آگ جہنم سے وَمَنْ قَامَهَا اَقَامَ الدِّيْنَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ یعنی اور جسنے قائم رکھا اوسکو بیشک قائم رکھا دین کو اور جسنے چھوڑا اوسکو بیشک ڈھایا دین کو

ک فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عَشَرَةٌ نَفَرٌ لَّنْ يَّقْبَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى صَلٰوتَهُمْ الخ یعنی دس شخص ہین کہ ہرگز نہین قبول کرتا اللہ تعالے نماز اونکی ایک تو وہ شخص کہ نماز پڑھے اکیلا بدون قرأت کے اور وہ شخص کہ نہ دے زکوۃ اور وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوسسے ناخوش ہون یعنی بسبب بداعمالی اوسکی کے اور وہ شخص کہ غلام ہو بھاگا ہوا اور وہ شخص کہ شراب پیتا ہو ہمیشہ اور وہ عورت کہ رات گزارے اس حالت مین کہ خاوند اوسکا غصے ہوا اوسپر اور وہ عورت آزاد کہ نماز پڑھے بغیر اوڑھنی کے اور کھانے والا باج کا اور حاکم ظالم اور وہ شخص کہ

ل یہ منہیات سے ہے اپنا اختیار نہین ہے

م یعنی ہمیشہ پابند ہو جیسا سنت سے ثابت ہے کہ احکام ارکان اور سنن و مستحبات اچھی طرح ادا کیے اور ہمیشہ اول وقت مسنون پڑھتا رہے

ن یہ منہیات سے ہے

س یہ بھی منہیات سے ہے

ک فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا وَحَرَّمَ مُحَرَّمَاتٍ فَلَا تَنْتَھِکُوْھَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا یعنی بلاشبہہ اللہ تعالی نے فرض کیے کئی فرض پس نہ ضائع کرو تم اونکو یعنی چھوڑ نہ دو اونکو یا شروط و ارکان اونکے ترک نہ کرو یا ریا و سمعہ اور عجب اور غرور اونمین نہ کرو اور حرام کین کتنی حرام چیزین پس نہ توڑو حرمت اونکی اور پاس نہ پھٹکو اونکے اور مقرر کین حدین یعنی قصاص وغیرہ پس نہ بڑھ جاؤ اونسے یعنی کمی زیادتی اونمین نہ کرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزون سے یعنی نہین ذکر فرمایا حکم کتنی چیزون کا کہ واجب ہین یا حرام ہین یا حلال بدون بھولنے کے پس نہ بحث کرو اونمین

ک عبداللہ بن مسعود سے منقول ہی کہ اونھون نے فرمایا اَدِّ مَا افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْکَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَاجْتَنِبْ مَحَارِمَ اللّٰہِ تَکُنْ اَوْرَعَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لَکَ تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ یعنی ادا کر جو کچھ فرض کیا اللہ نے تجھپر ہوئیگا تو سب لوگون سے بڑا عابد اور پرہیزگار اللہ کی حرام چیزون سے ہوگا سب لوگون سے بڑا زاہد اور راضی ہوا وسپر کہ قسمت مین کیا اللہ نے تیرے ہوگا تو سب لوگون سے بڑا غنی

ک حضرت عثمان سے روایت ہی کہ کہا اونھون نے وَجَدْتُ حَلَاوَةَ الْعِبَادَةِ فِیْ اَرْبَعَةِ اَشْیَاءَ اَوَّلُھَا فِیْ اَدَاءِ فَرَائِضِ اللّٰہِ الخ یعنی پائی مین نے حلاوت عبادت کی چار چیزون مین پہلے اللہ کے فرائض ادا کرنے مین دوسرے اللہ کی حرام چیزون سے بچنے مین اور تیسرے نیک کام بتانے مین اور طلب ثواب مین اللہ سے اور چوتھے روکنے مین برے کام سے اور ڈرنے مین اللہ کے غصے سے

ف اور فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ چار چیزین ہین کہ ظاہر مین وہ فضیلت ہین اور باطن مین فرض ہین یعنی نیکون سے فضیلت ہی اور پیروی اونکی فرض ہی اور تلاوت قرآن کی فضیلت ہی اور عمل کرنا اوسپر فرض ہی اور زیارت قبور کی فضیلت ہی اور ٹکے رہنا قبرون کے لیے فرض ہی اور خبر پوچھنی بیمار کی فضیلت ہی اور وصیت یعنی فرض ہی

ک حضرت علی سے ہی لَا خَیْرَ فِیْ صَلٰوةٍ لَا خُشُوْعَ فِیْھَا الخ یعنی نہین بھلائی اوس نماز مین کہ نہین عاجزی اوسمین اور نہین بھلائی اوس روزے مین کہ نہین رکھنا اوسمین لغو سے اور نہین بھلائی اوس قرأت مین کہ نہین فکر اوسمین اور نہین بھلائی اوس علم مین کہ نہین پرہیزگاری اوسمین اور نہین بھلائی اوس مال مین کہ نہین سخاوت اوسمین اور نہین بھلائی اوس برادری مین کہ نہین حفاظت اوسمین

اونکو بڑے عذاب پس نہ مشغول کرو تم اپنے نفسون کو ساتھ بد دعا کرنے کے بادشاہون پر ولیکن
مشغول کرو اپنے نفسون کو ساتھ ذکر کے یعنی ذکر میرے کے اور زاری اور خواری کے درگاہ میری
مین تا کہ کفایت کرون مین تمھارے بادشاہون کے شر کو اور باز رکھون اسکو تمسے ۵

ل آیا ہے کہ عمرو بن مرہ صحابی نے معاویہ سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ
اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَخَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ یعنی جو شخص کہ سردار کیا اللہ نے اوسکو کسی چیز کا
مسلمانون کے کام سے پس پردے مین رہا نزدیک حاجت اور مطلب اونکے کے یعنی نہ برلایا حاجت اونکی
پردے مین رہیگا اللہ نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی کے یعنی دور رکھیگا اوسکو مطلوب اوسکے سے
اور قبول نہین کریگا دعا اوسکی ۶ پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو اوپر روا کرنے لوگون کی حاجتون کے ۶
اور روایت مین یون ہے کہ ایک صحابی معاویہ پاس داخل ہوے اور کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے مَنْ وُلِّيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِي الْحَاجَةِ
اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ یعنی جو شخص کہ والی
کیا گیا لوگون کے کام سے کسی چیز پر پھر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانون کے یا مظلوم کے یا حاجتمند کے
یعنی اپنے پاس نہ آنے دیا اوسکو وقت احتیاج کے یا حاجت روائی نہ کی اوسکی بند کریگا اللہ اوپر دروازے
رحمت اپنی کے نزدیک حاجت اور محتاجگی اوسکی کے یعنی اللہ تعالے کی طرف مرد نیا مین یا عقبی مین
یا مخلوق کی طرف دنیا مین بیچ اوس وقت کے کہ بہت محتاج ہوگا طرف اوسکے ۵

ل روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب سے کہ وہ جسوقت بھیجتے اپنے عاملون کو تو شرط کرتے اونپر یہ کہ
لَا تَرْكَبُوا بِرْذَوْنًا وَلَا تَاْكُلُوا نَقِيًّا وَلَا تَلْبَسُوا رَقِيْقًا وَلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ
فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ یعنی نہ سوار ہونا ترکی گھوڑے پر اور نہ کھانا
میدہ اور نہ پہننا باریک کپڑا اور نہ بند کر رکھنا اپنے دروازے لوگون کی حاجتون کے وقت پس اگر کروگے
تم کچھ اسمین سے پس تحقیق اوتر آویگی تمپر سزا یعنی دنیا اور عقبی مین ۵ پہونچانے جاتے حضرت عمر اونکو
ف کما طبیعی نے کہ نہی سوار ہونے گھوڑے ترکی کے سے نتی تکبر سے ہی اور نہی کھانے میدے اور پہننے باریک کپڑے
کے سے نہی حرص کرنے اور اسراف سے ہی اور منع کرنا بند کرنے دروازے کے سے منع کرنا حاجت روائی کرنے مسلمانون کے سے

روایت کی ہے ابو داود
اور ترمذی سے
اور حاکم نے مستدرک مین باب
اسرع اول ۳ من
الفتن جلد ۴ ص ۱۲

سعید بن منصور
روایت کی ہے
سعید بن منصور
شعب الایمان
مین ۱۲

گرمی کی اور کبھی کنایہ کیا جاتا ہی ساتھ سایہ کے محافظت وحمایت سے یہ کتاب نہایہ مین ہی اور کہا
طیبی نے کہ ظل اللہ تشبیہ ہی اور جملہ یاوی الیہ مبین اوسکا ہی یعنی جیسے کہ لوگ آرام پاتے ہین سائے
کی ٹھنڈک مین گرمی آفتاب کی سے اسی طرح آرام پاتے ہین ٹھنڈک عدل اوسکے مین گرمی ظلم سے
اور اضافت ظل کی طرف اللہ کے بزرگی کے لیے ہی مانند بیت اللہ کے اور اشارہ ہی طرف اسکے کہ وہ
سایہ مانند اور سایون کے نہین ہی بلکہ وہ ذی شان ہی اور خصوصیت رکھتا ہی ساتھ اللہ کے
اسلیے کہ گردانا گیا ہی وہ خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پھیلاتا ہی اوسکے عدل واحسان کو اوسکے بندون مین

ک فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ وَاِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ یعنی بیشبہ
بہترین بندگان خدا کے سے نزدیک اللہ تعالی کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے امام عادل نرمی
کرنے والا ہی اور تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے امام ظالم سختی کرنے والا ہی

ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ نَظْرَةً يُخِيْفُهٗ اَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
یعنی جو شخص کہ دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنے کے دیکھنا کہ ڈراوے ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے

ف اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ نرے ڈرانے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہی دن قیامت کے چہ جائے ظلم کرنا

ک فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا
مَالِكُ الْمُلُوْكِ وَمَلِكُ الْمُلُوْكِ قُلُوْبُ الْمُلُوْكِ فِيْ يَدِيْ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا اَطَاعُوْنِيْ
حَوَّلْتُ قُلُوْبَ مُلُوْكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّاْفَةِ وَاِنَّ الْعِبَادَ اِذَا عَصَوْنِيْ حَوَّلْتُ
قُلُوْبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوْهُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ
عَلَى الْمُلُوْكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوْا اَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ اَكْفِكُمْ مُلُوْكَكُمْ یعنی تحقیق
اللہ تعالی فرماتا ہی یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللہ ہون نہین کوئی معبود مگر مین مالک بادشاہون کا اور
بادشاہون کا بادشاہ دل بادشاہون کے میرے ہاتھ مین ہین اور تحقیق بندے یعنی اکثر بندے جسوقت کہ
فرمانبرداری کرین میری پھیر دون مین اونکے بادشاہون کے دلون کو یعنی ظالمون کے دلون کو اوپر ساتھ رحمت
و شفقت کے اور تحقیق بندے جسوقت کہ نافرمانی کرین میری پھیر دونگا مین بادشاہون کے دلون کو
یعنی عادل بادشاہون کے دلون کو ساتھ خفگی اور عذاب کے پس پہونچاوینگے یعنی بادشاہ انکے

اثمہ اوّل لھا ملامۃ واوسطھا ندامۃ واٰخرھا خزی یوم القیٰمۃ یعنی نہین
کوئی شخص کہ سردار ہو دس شخصون کے کام کا یا زیادہ کا اوس سے مگر کہ حاضر کریگا اوسکو اللہ عزوجل
طوق پڑا ہوا دن قیامت کے ہاتھ اوسکا بندھا ہوا ہوگا طرف گردن اوسکی کے چھڑاویگی اسکو
نیکی اسکی یعنی عدل و احسان اوسکا یا ہلاک کریگا اوسکو گناہ اوسکا یعنی ظلم وغیرہ اول سرداری کی
ملامت ہی اور بیچ مین اوسکے پشیمانی ہی اور آخر اوسکے رسوائی ہی دن قیامت کے ف
ملامت ہی کہ ہر طرف سے نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہی لوگ طعن کرتے ہین کہ ایسا کیا اور ایسا کیا اور درمیان
مین اوسکے پشیمانی ہی کہ کہتا ہی کیون اختیار کیا مین نے اور بلا و محنت مین پڑا اور آخر مین اوسکے رسوائی ہی
دنیا مین ساتھ خواری اور شرمساری معزولی کے اور آخرت مین ساتھ گرفتاری اور عذاب کے اور خاص
قیامت کو اسلیے ذکر کیا کہ وہ اشد ہی ۶

ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا معاویۃ ان ولیت امرا فاتق اللہ واعدل
یعنی اے معاویہ اگر سردار کیا جاوے تو کسی کام کا تو ڈرنا اللہ سے اور انصاف کرنا کہا معاویہ نے
پس ہمیشہ رہا مین گمان کرتا کہ مین گرفتار کیا جاؤنگا ساتھ کسی کام کے بسبب فرمانے حضرت کے یہان تک
کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری میری قسمت مین ہوئی ۶

ل فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کما تکونون کذلک یؤمر علیکم یعنی جیسے ہوگے
تم ویسے ہی سردار کیے جاوینگے تمپر ف یعنی جیسے تمھارے عمل ہونگے ویسے ہی تمپر عامل ہونگے
اگر عمل اچھے کروگے اچھے عامل ہونگے اور برے عمل کروگے برے عامل ہونگے اسکا مضمون مانند
مضمون اسکے کہ ہی اعمالکم عمالکم یعنی عمل تمھارے عامل تمھارے ہین ۶

ل فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان السلطان ظل اللہ فی الارض یاوی الیہ کل
مظلوم من عبادہ فاذا عدل کان لہ الاجر وعلی الرعیۃ الشکر واذا جار
کان علیہ الاصر وعلی الرعیۃ الصبر یعنی بلاشبہہ بادشاہ سایہ خدا کا ہی زمین مین
ٹھکانا پکڑتا ہی طرف اوسکے ہر مظلوم بندون اوسکے سے پس جسوقت کہ عدل کرتا ہی ہوتا ہی واسطے
اوسکے ثواب اور واجب ہوتا ہی رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہی ہوتا ہی اوپر گناہ اور لازم ہی رعیت پر صبر کرنا
ف سایہ اللہ کا ہی اسلیے کہ وہ دفع کرتا ہی ایذا کو لوگون سے جیسا دفع کرتا ہی سایہ ایذا آفتاب کی

یعنی عادل یا ظالم مگر کہ لایا جاویگا اُسکو یعنی سامنے رب العزت کے روز قیامت کے طوق ڈالکر
یہانتک کہ چھپائیگا طوق سے عدل یا ہلاک کریگا اوسکو ظلم ۱۲ ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یعنی صحابہ سے اَتَدْرُوْنَ مِنَ السَّابِقُوْنَ اِلٰی ظِلِّ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالُوْا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِیْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْہُ
وَاِذَا سُئِلُوْہُ بَذَلُوْہُ وَحَکَمُوا النَّاسَ کَحُکْمِھِمْ لِاَنْفُسِھِمْ یعنی جانتے ہو تم
کہ کون سبقت کرنے والے ہین طرف سایۂ اللہ عزوجل کے یعنی طرف سائے عرش اوسکے کے یا سائے کرامت
عنایت وکرم اوسکے کے روز قیامت کے کہا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا سبقت
کرنے والے وہ لوگ ہین کہ جب دیے جاتے ہین حق قبول کرتے ہین اوسکو یعنی امام عادل کہ جب نصیحت
کرتا ہی انکو کوئی ساتھ کلمہ حق کے بیچ عدل کرنے کے درمیان رعیت کے تو قبول کرتے ہین اوسکو اور
جب سوال کیے جاتے ہین اوس حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہی اونسے حق خرچ کرتے ہین اوسکو اور دریغ
نہین کرتے اور حکم کرتے ہین واسطے لوگون کے مانند حکم کرنے اونکے کے اپنی ذاتون کے لیے یعنی
جو کچھ اپنے لیے چاہتے ہین اورون کے لیے بھی چاہتے ہین نہ یہ کہ آپ شہوت رانی کرین اور لوگون پر سختی کریں
کرین ۱۲ ک کہا ابوذر نے کہ فرمائی واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ دن تک یہ بات کہ
اِعْقِلْ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا یُقَالُ لَکَ بَعْدُ یعنی سمجھ بوجھ تو ای ابوذر اوس چیز کو کہ کہی جاوے واسطے تیرے
پیچھے اوسکے یعنی چھ روز تک حضرت نے تنبیہ کی کہ مین ایک بات کہونگا اوسکو خوب سمجھنا اور یاد رکھنا اور عمل کرنا
اوسپر پس جب ہوا ساتوان دن تو فرمایا اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ فِیْ سِرِّ اَمْرِکَ وَعَلَانِیَتِہٖ وَاِذَا
اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَلَا تَسْئَلَنَّ اَحَدًا شَیْئًا وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُکَ وَلَا تَقْبِضْ اَمَانَۃً وَلَا تَقْضِ بَیْنَ
اثْنَیْنِ یعنی نصیحت کرتا ہون مین تجکو ڈرنے کی اللہ تعالے سے باطن وظاہر مین اور جب برائی کرے تو پس
نیکی کر یعنی اسلیے کہ نیکی مٹا دیتی ہی برائی کو یا جب برائی کرے تو کسی سے نیکی کر ساتھ اوسکے اور نہ مانگ کسی سے
یعنی مخلوق مین سے کچھ اگرچہ گرے کوڑا تیرا اور نہ لے امانت کسی کی یعنی بلا ضرورت واسطے خوف خیانت کے
یا واسطے ہونے اوسکے کے مظنۂ تہمت کا اور نہ حکم کر درمیان دو شخصون کے یعنی اسلیے کہ شاید انصاف نہ کرے
ک فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ رَجُلٍ یَلِیْ اَمْرَ عَشَرَۃٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِکَ
اِلَّا اَتَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَغْلُوْلًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَدُہٗ اِلٰی عُنُقِہٖ فَکَّہٗ بِرٌّ اَوْ اَوْبَقَہٗ

۱۲ یعنی کمال بندہ
کا گو وہ حقیقت مین
بادشاہ نہین ہی گو وہ
رتبے کا امام و قاضی ہی اگر
اوسکو بھی پرہیزگاری
خوف خدا

ف راعی کہتے ہین نگہبان وامانت دار کو بیچ اُس چیز کے کہ اُسکے تصرف مین ہی پس اُسکو
لازم ہی ادا کرنا اُسکے حق کا اور یہ سب مین موجود ہی اگرچہ حقوق مختلف ہین اور یہ حدیث نصیحت ہی
سب کے لیے رعایت حقوق مین اور تنبیہ ہی اسپر کہ سب پوچھے جاوینگے اور لکھا ہی علمانے کہ ہر شخص نگہبان ہی اپنے
اعضا و حواس پر اور وہ پوچھا جاویگا اُنکے احوال سے کہ کسان استعمال کیا تمنے اُنکو اور
کس طرح استعمال کیا اُنکو اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اس لیے کہ ظاہر ہی ۔ سید و شیخ رح

ك فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثًا
وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَّاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
یعنی جسنے فریادرسی کی غمگین کی لکھتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکے لیے ستر بخششین ایک مین درستی اُسکے
سب کامون کی ہوتی ہی یعنی دنیا و آخرت مین اور بہتر اوسکے لیے باعث درجات کی ہوتی ہین دن
قیامت کے ۔ ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ
مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا یعنی
بلاشبہہ عدل کرنے والے نزدیک خدائے تعالیٰ کے نور کے منبرون پر ہونگے دائین جانب رحمن کے اور
دونون ہاتھ اُسکے دائین ہین اور وہ عدل کرنے والے ایسے ہین کہ عدل کرتے ہین اپنے حکم اور اہل مین اور
اُن چیزون مین کہ زیر تصرف اور ولایت اُنکی کے ہین ۔ ك اور فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ
وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَّهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ یعنی نہین کوئی حاکم
کہ والی ہو رعیت کا مسلمانون مین سے پھر مرے اس حال مین کہ وہ ظالم اور خیانت کرنے والا ہو اُنکے لیے مگر کہ حرام ہو گی
اُسپر جنت یعنی نہین داخل ہوگا اُسمین نجات پانے والون کے ساتھ یا حلال جانکر ظلم و خیانت کریگا تو بالکل
نہین داخل ہوگا ۔ ك فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ مَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ
عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَّلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهٖ یعنی یا اللہ جو کوئی حاکم کیا گیا
امر امت میری سے کسی چیز کا پھر سختی کی اُنپر پس سختی کر اُسپر یعنی معاملہ کر اُس سے مثل عمل اُسکے کے
اور جو کوئی حاکم کیا گیا امر امت میری سے کسی چیز کا پھر نرمی کی اُنپر پس نرمی کر ساتھ اوسکے ۔
ك فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَا مِنْ اَمِيْرِ عَشَرَةٍ اِلَّا يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
مَغْلُوْلًا حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ اَوْ يُوْبِقَهُ الْجَوْرُ یعنی نہین کوئی امیر دس آدمیون کا

ل ذکر ہی قرآن مجید مین اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا یعنی کان اور آنکھ اور دل ان سب کا اس سے پوچھا ہی ۱۲

ع یہ صورت مسلم کی ہی کتاب الامارۃ والاقضیہ مین ۱۲ منہ وغفلہ

ع مراد اس سے قرب و نزدیکی ہی خدا اور بہتر نزدیک ہونا اوسکے سے ۱۲ منہ

ع یہ وعید اس شخص کے لیے ہی کہ فریب کرتا ہی رعیت کو اور دائین اُسکے لیے ہی کہ وفا کرتا ہی ۱۲ منہ

ع رواہ البخاری و مسلم فی کتاب الامارۃ والاقضیہ ۱۲ منہ

ع رواہ مسلم فی کتاب الامارۃ والاقضیہ ۱۲ منہ

ع رواہ ابوداؤد فی کتاب الخراج والامارۃ والفیء ۱۲ منہ

والمعصية فإن بالمعصية حل سخط الله وإياك والفرار من الزحف وإن هلك الناس وإذا أصاب الناس موت وأنت فيهم فاثبت وانفق على عيالك من طولك ولا ترفع عنهم عصاك أدبا وأخفهم في الله اور بچا اپنے تئین گناہ سے اسلیے کہ گناہ سے اترتا ہی غضب خدا کا اور بچا اپنے تئین کفار کی لڑائی کے بھاگنے سے اگرچہ ہلاک ہون لوگ ف۱ اور جب پہونچے لوگون کو موت یعنی وبا یا قحط سے اور تو انمین ہووے تو ثابت رہ یعنی بھاگ نہین اس بستی سے صبر کر وہین بیٹھا رہ راضی برضاے مولی اور خرچ اپنی عیال پر بال اپنا اور نہ اوٹھا اونسے لاٹھی اپنی ادب کے لیے یعنی ادب کے لیے مار اکر اور ڈرا تا رہ انکو اللہ کی نافرمانی مین ط۱ ک اللہ جل شانہ فرماتا ہی وإن حكمت فاحكم بينهم بالقسط إن الله يحب المقسطين ۝ یعنی اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر درمیان انکے ساتھ عدل کے بلاشبہہ اللہ دوست رکھتا ہی عدل کرنے والون کو ط ک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے إن أحب الناس إلى الله يوم القيامة وأقربهم منه مجلسا إمام عادل وإن أبغض الناس إلى الله يوم القيامة وأشدهم عذابا وفي رواية وأبعدهم منه مجلسا إمام جائر یعنی بلاشبہہ بہت پیارا لوگون مین طرف اللہ کے روز قیامت کے اور بہت نزدیک انکا اللہ تعالی سے مجلس مین حاکم منصف ہی اور بلاشبہہ بہت دشمن لوگون مین طرف اللہ کے اور سخت انکا عذاب مین اور ایک روایت مین ہی اور دور تر انکا اللہ تعالی سے مجلس مین حاکم ظالم ہی ط ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ألا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالإمام الذي على الناس راع وهو مسئول عن رعيته والرجل راع على أهل بيته وهو مسئول عن رعيته والمرأة راعية على بيت زوجها وولده وهي مسئولة عنهم وعبد الرجل راع على مال سيده وهو مسئول عنه ألا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته یعنی خبردار ہو سب تمھارے نگہبان رعیت کے ہین اور تم پوچھے جاوگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہی اور وہ پوچھا جاویگا اپنی رعیت کے احوال سے اور مرد نگہبان ہی اپنے گھر والون اور وہ پوچھا جاویگا اپنی رعیت کے حقوق سے اور عورت نگہبان ہی اپنے خاوند کے گھر کی اور اسکے فرزندون پر اور پوچھی جاویگی وہ انکے حقوق سے اور غلام مرد کا نگہبان ہی اوپر مال مالک اپنے کے اور وہ پوچھا جاویگا اس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاوگے رعیت اپنی سے

ف۱ باب ہجرت کے بیان مین ف۲ جنت کے بیان مین ف۳ جنت کے بیان مین ف۴ جنت کے بیان مین ف۵ جنت کے بیان مین ف۶ جنت کے بیان مین ف۷ جنت کے بیان مین ف۸ جنت کے بیان مین ف۹ جنت کے بیان مین ف۱۰ جنت کے بیان مین ف۱۱ جنت کے بیان مین ف۱۲ جنت کے بیان مین

ف۱ پیارہ مین ف۲ رواہ الترمذی وابو داؤد فی المشکوۃ فی الفصل الثانی من کتاب الامارۃ والقضاء ف۳ متفق علیہ فی المشکوۃ فی الفصل الاول من باب الامارۃ والقضاء ف۴ رعیت اور سکو رکھتے ہین کہ شامل ہو اور سکو حفاظت اور نظر نگہبان ان ف۵

ف یہ آیتین سورہ سجدہ مین ہین کہ ان مین فضیلت تہجد گزارون کی مذکور ہی بعد لفظ المضاجع کے
یہ ہی یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقنھم ینفقون ٥ فلا تعلم نفس
ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون ٥ یعنی وہ عاکر اپنے رب سے
بسبب خوف عذاب اُسکے کے اور طمع کرنے کے اُسکی رحمت مین اور جو کچھ کہ دیا ہی ہمنے اُنکو لشکر دیتے
ہین پس نہین جانتا ہی کوئی جی اُس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی ہی اُنکے لیے ٹھنڈک آنکھ کی یعنی جنین کی چیزین جنت
کی کہ جنکو دیکھکر آنکھین ٹھنڈی ہونگی بدلا ہوگا اُنکے عمال کا کہ کرتے تھے دنیا مین ثم قال الا ادلک
علی راس الامر وعمودہ وذروۃ سنامہ قلت بلی یا رسول اللہ قال راس الامر الاسلام
وعمودہ الصلوۃ وذروۃ سنامہ الجہاد یعنی پھر فرمایا کہ کیا نہ بتاؤن مین تجکو سر دار دین کا اور
ستون اُسکا اور چوٹی کوہان اُسکے کی یعنی اصلی چیز کہا مین نے ہان یا رسول اللہ فرمایا سر دار دین کا کلمہ
شہادت کا ہی اور ستون اُسکا نماز ہی اور چوٹی کوہان اُسکے کی جہاد ہی ثم قال الا اخبرک بملاک
ذلک کلہ قلت بلی یا نبی اللہ فاخذ بلسانہ وقال کف علیک ھذا فقلت یا نبی
اللہ وانا لمؤاخذون بما نتکلم بہ قال ثکلتک امک یا معاذ وھل یکب الناس فی النار
علی وجوھھم او علی مناخرھم الا حصائد السنتھم یعنی پھر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تجکو
اس سب کی جڑ کی کہا مین نے ہان ای نبی اللہ کے پس پکڑی حضرت نے زبان مبارک اپنی اور فرمایا آیندہ
اپنے پر اسکو پس کہا مین نے ای نبی اللہ کے اور تحقیق ہم البتہ پکڑے جاوینگے بسبب اُس چیز کے کہ کلام
کرتے ہین ہم ساتھ اُسکے فرمایا گم کرے تجکو مان تیری ای معاذ اور نہین ڈالینگے لوگون کو آگ مین منھ کے
بل اُنکے یا فرمایا ناک کے بل اُنکے مگر بدلے ہوئے زبانون کی ملک کہا معاذ نے کہ نصیحت کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت ولا تعقن والدیک
وان امراک ان تخرج من اھلک ومالک ولا تترکن صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فان من ترک
صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فقد برأت منہ ذمۃ اللہ ولا تشربن خمرا فانہ رأس کل فاحشۃ یعنی
نہ شریک کرو ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی نہ کر اپنے ماں باپ کی
اگرچہ حکم کرین وہ تجکو نکلنے کا اپنے اہل و مال سے اور نہ چھوڑ نماز فرض کو قصداً پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز
فرض قصداً پس تحقیق الگ ہوا اُس سے عہد اللہ تعالی کا اور نہ پی شراب اس لیے کہ وہ سرا ہی ہر برائی کا واپاک

اللہ ہی پھر اوسی پر قائم رہے یعنی توحید پر اور سوا سے اسکے اون چیزون پر کہ واجب ہین یا ترتے ہین
اونپر فرشتے یعنی نزدیک مرنے کے اور کہتے ہین یہ کہ تم نہ ڈرو یعنی موت سے اور اسکے بعد کے
احوال سے اور نہ غم کھاؤ یعنی اوس چیز پر کہ پیچھے چھوڑ دوگے قسم اہل واولاد سے اسلیے کہ ہم خلیفہ
تمھارے رہین گے اوسمین اور خوشی سنواؤ اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا ہم ہین تمھارے
رفیق دنیا مین اور آخرت مین یعنی ہووینگے ہم ساتھ تمھارے اوس مین یہان تک کہ داخل ہو بہشت
مین اور تمکو بہشت مین ہی جو چاہے جی تمھارا اور تمکو وہان ہی جو طلب کرو مہمانی ہی اوس بخشنے والے
مہربان سے ف لفظ یعنی کہ جو ضمیر تر ہے مین لکھا گیا تفسیر جلالین سے لکھا ہی اور موضح قرآن مین یون
لکھا ہی کہ فرشتے اترتے ہین حشر کے دن جس دن ہر کسی کو اپنا فکر اور غم ہوگا یا مرنے کے وقت اترتے
ہین یہ کہتے ہین اور تفسیر بحر العلوم مین لکھا ہی کہ یہ خوشخبری دینی فرشتون کی بوقت مرنے کے اور نکلنے کے
قبر سے اور یا تمام اوقات مین ہوتی ہی اور استقامت قائم رہنا راہ شریعت و طریقت پر ہی ۵
ل کما معاذ نے کہ عرض کیا مین نے یا رسول اللہ اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ ویباعدنی
من النار قال لقد سألت عن عظیم وانہ لیسیر علی من یسرہ اللہ تعالے
علیہ تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیأ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ
وتصوم رمضان وتحج البیت یعنی ای رسول خدا کے خبر دیجیے مجکو ایسے عمل کی کہ داخل
کرے مجکو بہشت مین اور دور کرے مجکو دوزخ سے فرمایا حضرت نے کہ البتہ تحقیق پوچھا تو نے بڑا کام
اور تحقیق وہ البتہ آسان ہی اوسپر کہ آسان کرے اوسکو اللہ تعالے اوسپر وہ یہ ہی کہ عبادت کرے تو
اللہ تعالے کو اور نہ شریک کرے تو ساتھ اوسکے کسی چیز کو اور قائم کرے تو نماز اور دے تو زکوۃ اور
روزے رمضان کے اور حج کرے تو کعبے کا ثم قال الا ادلک علی ابواب الخیر الصوم جنۃ
والصدقۃ تطفیء الخطیئۃ کما یطفیء الماء النار وصلوۃ الرجل فی جوف اللیل
ثم تلا تتجافی جنوبہم عن المضاجع حتی بلغ یعملون یعنی پھر فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تجکو
راہین خیر کی وہ یہ ہین کہ روزہ سپر ہی یعنی نار جہنم سے اور صدقہ دور کرتا ہی گناہون کو جیسے کہ بجھاتا ہی
پانی آگ کو اور نماز آدمی کی درمیان رات کے یعنی اسی طرح نماز تہجد کی دور کرتی ہی خطاؤن کو
پھر پڑھی یہ آیت جدا ہوتے ہین پہلو اونکے خوابگاہون سے یہان تک کہ پہونچے لفظ یعملون

ف ۱۲ منہ

ل قال یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الرفث الاول فی الصلوۃ وھنوان اللہ والوقف علیہ ۲ منہ

تا قاعدے سلوک کے درستی پاوین تمام ہوا مضمون بحر العلوم کا ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان
یعنی بنایا گیا ہی اسلام پانچ چیزون پر اوپر گواہی دینے اسکے نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اور بلا شبہہ
محمد بندے اسکے ہین اور رسول اسکے اور اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور حج
کرنے کے اور روزہ رکھنے رمضان کے ک اللہ جل شانہ فرماتا ہی
ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء
یعنی بلا شبہہ اللہ نہین بخشتا ہی اسکو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہی سوائے اسکے
جسکے لیے چاہتا ہی ک یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم حضرت
لقمان علیہ السلام نے جو اپنے بیٹے کو کتنی نصیحتین کی ہین انکو اللہ تعالی نے قرآن شریف مین نقل
کیا ہی منجملہ اونکے یہ بھی ہی یا بنی آخر تک یعنی اے پیارے بیٹے میرے اللہ تعالی کا شریک نکر کسی کو بلا شبہہ
شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی ک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قل امنت باللہ ثم استقم
یعنی کہہ ایمان لایا مین اللہ تعالی پر پھر مستقیم رہ اوسپر ف سفیان بن عبد اللہ ثقفی کہتے ہین کہ
مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرمایئے میرے لیے اسلام مین ایک بات کہ نہ پوچھون اسکو کسی سے
بعد سوال آپ کے یعنی وہ بات جامع ہو اور مجکو احتیاج پوچھنے کی احکام شرع مین آپ کے غیر سے
وپر سے اوسپر حضرت نے فرمایا کہہ ایمان لایا مین اللہ پر یعنی اور ان چیزون پر کہ واجب ہی ایمان
لانا اونپر پھر مستقیم رہ اوسپر یعنی سب احکام بجا لا اور منع باتون سے باز رہ دل سے اور جسم سے جب
استقامت حاصل ہوگی اسلیے کہ اگر ترک کیا کوئی حکم اور منع بات کی نہین ہوگا مستقیم طریق مستقیم پر
یہ جو بعضے بزرگون نے کہا ہی الاستقامۃ فوق الکرامۃ اوس سے یہی مراد ہی ط سید طیبی ط
ل فرماتا ہی اللہ جل شانہ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم
الملئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون
نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم
ولکم فیہا ما تدعون نزلا من غفور رحیم یعنی بلا شبہہ جنھون نے کہا رب ہمارا

ل یعنی جس نے اسلام کی حقیقت اور حقوق اور شرطون کو جان لیا اور اونپر عمل کیا اور اوسکے اوپر ہمیشہ رہا

اسمین سے بھی کچھ بیان کیا کرین یا ارحم الراحمین اسکو قبول فرما اور توفیق عمل کی دیکر ہماری
مراد ین برلا آمین رب العالمین سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

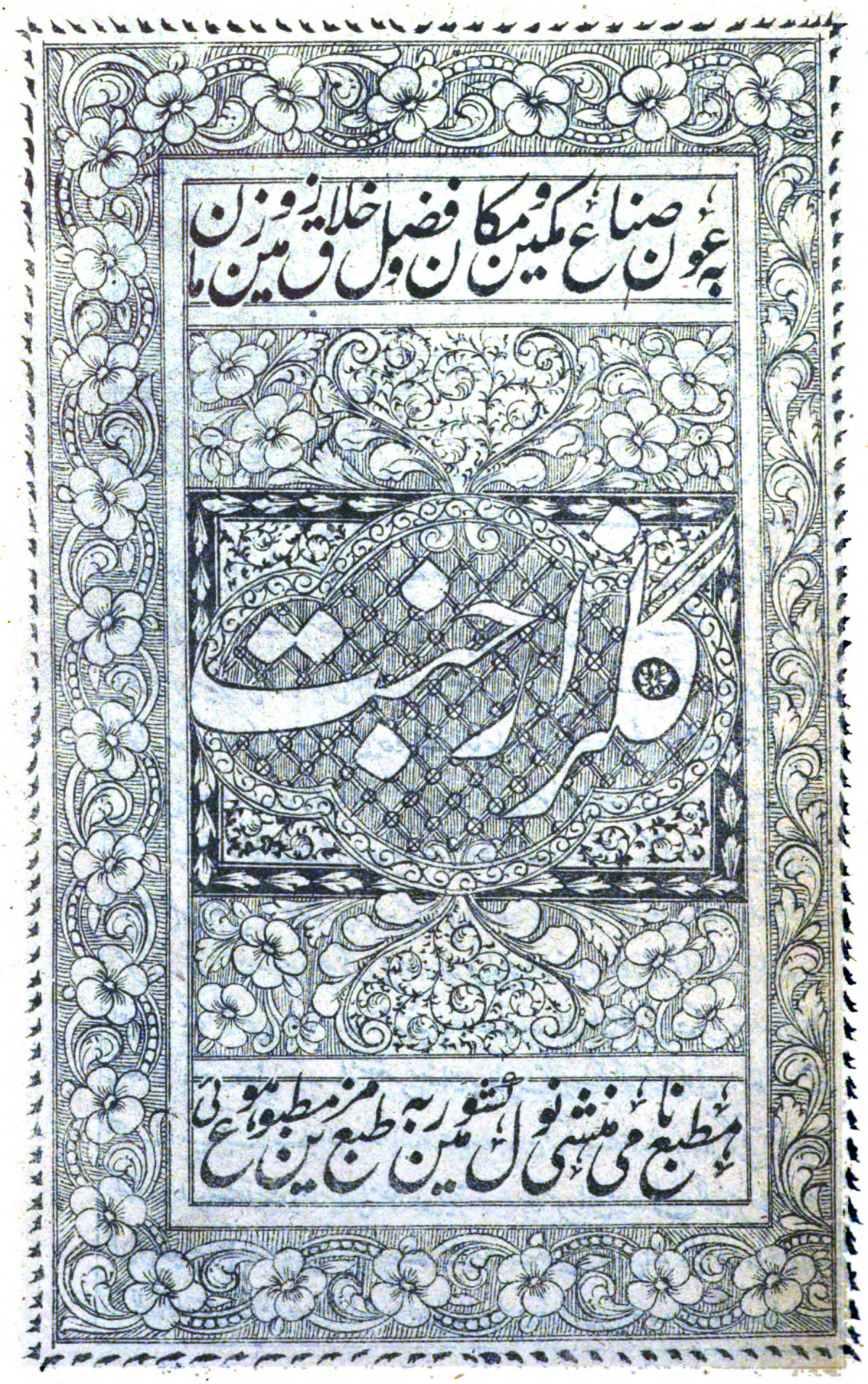
یعنی بلا شبہہ اللہ حکم فرماتا ہی عدل کو اور احسان کو اور دینے کو نانے والے کے اور منع فرماتا ہی بیحیائی
کو اور نامعقول کام کو اور سرکشی کو سمجھاتا ہی اسطرح تمکو شاید تم نصیحت مانو ف عدل سے مراد توحید کی
یا انصاف اور احسان سے مراد ہی ادا کرنا فرائض کا یا یہ کہ عبادت کرے تو اللہ تعالے کو گویا کہ تو دیکھتا
ہی اور اسکو جیسا کہ حدیث مین آیا ہی اور بیحیائی سے مراد زنا ہی اور نامعقول سے خلاف شرع قسم کفر اور گناہون سے
اور سرکشی سے مراد ہی ظلم تفسیر جلالین مین ہی اور تفسیر بحر العلوم مین لکھا ہی کہ مفسرین نے تفسیر کیا ہی عدل کو
ساتھ انصاف اور میانہ روی کے تمام امور مین اور ساتھ توحید اور برابر کرنے باطن کے ساتھ ظاہر کے اور
تفسیر کیا ہی احسان کو ساتھ ادا ے فرائض اور اخلاص کے توحید مین اور ساتھ عفو کرنے کے تقصیرات سے
اور ساتھ نیک ہونے باطن کے ظاہر سے اور تفسیر کیا ہی فحشا کو ساتھ زنا اور اغلام کے اور تمام فعل بد کے
اور اچھے ہونے ظاہر کے باطن سے اور تفسیر کیا ہی منکر کو ساتھ اوس چیز کے کہ شریعت و سنت مین ناپسند ہو
اور تفسیر کیا ہی بغی کو ساتھ تکبر اور ظلم کے اور یہ آیت بڑی جامع ہی آیتون قرآنی مین کوئی بھلائی نہین ہی مگر
کہ اس آیت کے مامورات مین داخل ہی اور کوئی برائی نہین ہی مگر کہ اسکے منہیات مین داخل ہی اور اسی لیے
تمام خطیب اسکو جمعے کے خطبون مین پڑھتے ہین بڑے بڑے رئیسون اور عرب کے منکر حکیمون نے
اس آیت کو سُنکر کہا کہ یہ کلام بشر کا نہین ہی اور بعضے ایمان بھی لائے ۵ اور بحر الحقائق مین فرمایا ہی کہ عدل
یہ ہی کہ جو کچھ کہ اعضاے جسمانی اور قوتین روحانی اور علوم و اموال تجکو دیے ہین سبکو بیچ طلب رضاے
اور لقاے حق کے صرف کرے تو اسلیے کہ صرف کرنا اونکا غیر خدا کے طلب مین ظلم ہی اور احسان یہ ہی کہ ہر نوع
نیکی جس کسی سے ہو سکے کرے تو اور دینا قرابتیون کا صلہ رحم ہی کہ قریبون کے ساتھ نیکی کرے تو اور قریب تر
سب سے ساتھ تیرے نفس تیرا ہی پس چاہیے کہ اوسکو اوسکے ہلاک کرنے والی چیزون سے باز رکھے
تو اور اوسکو مقرب اللہ تعالے کا کرے تو اور منکر وہ چیز ہی کہ تجکو قرب حق سے باز رکھے اور
منکر ضلال و بدعت ہی اور بغی صفتین بد نفس کی ہین کہ اونکو ریاضت اور مجاہدے سے توڑنا چاہیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار حمد و ثنا اوس رب العالمین کو کہ گلزار عرفان عُرفا کے باطن مین کھلایا اور اہل ہدایت کے دلون مین پانی ہدایت کا پلایا اور بے نہایت درود و سلام اوس رسول مقبول پر کہ لوگون کو آبیاری عنایت سے راہ جنت کی دکھائی اور اہل ضلال کو خیگل ضلالت سے نکال کر ہدایت کے باغون مین سیر کروائی اور اونکی آل اطہار اور اصحاب ابرار پر کہ جنھون نے روشنی اسلام کی دست کین تا لوگ بہار اسلام کی سیر بخوبی کرین بعد اسکے جاننا چاہیے کہ خان ذی الجود والشان مشفقی نواب محمود علی خان صاحب والی چھتاری کہ اکثر اوقات اونکی اسوجہ مین مصروف رہتی ہے اس مسکین محمد قطب الدین عفا اللہ عنہ و عن والدیہ سے باعث اسکے ہوے کہ ایک کتاب خیر المآب ایسی لکھی جاوے کہ اوسمین طرح بطرح کے مضامین ہدایت آگین قرآن و احادیث وغیرہا سے ہون تا لوگ اسکو دیکھکر اور عمل کرکر مستحق جنت کے ہون چونکہ اس خیر خواہ خلائق کو بھی اکثر خیال اسکا رہتا ہے کہ بھائی مسلمانون کو نفع پہونچے اور کسی کی دعا سے خاتمہ بخیر ہو جاوے یہ رسالہ بطور تفسیر آیت کریمہ جامعہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ الآیہ کے متضمن مضامین ہدایت آگین کے لکھا کہ اگر کوئی واعظ چاہے تو بحسب اپنے سلیقے کے اسکا وعظ ایک مدت تک بیان کیا کرے اور نام اسکا گلزار جنت رکھا اور جہان سے آیت یا حدیث یا مضمون خیر شروع ہوتا ہے وہان حرف ک لکھا ہے علامت لفظ گل کی کہ یہ پھول جنت کا ہے یعنی اسپر عمل کرنے سے جنت کے پھول و نعمتین ہاتھ لگینگے اور اخیر کو ایک خاتمہ لکھا کہ اوسمین آیتین دوزخ و جنت کے بیان مین ہین تا واعظین ترغیب و ترہیب کے لیے

Govt. Depot

INSTITUTE INDIAN



Gulzār-ĕ-jannat

16.E.52.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

